اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۹۱	۱۴ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ	یوم شنبہ	مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۳۴ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

اخبار احمدیہ ص ۲
عذاب آنے سے پہلے رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہے ص ۳
خطبہ جمعہ (جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب) ص ۵
مسئلہ خلافت ص ۶
دارالانوار کمیٹی کا ضروری اعلان ص ۱۰
حکومت کشمیر کی ملازمتیں اور مسلمان ص ۱۱
خبریں ص ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ۲۸ جنوری بوقت ۵½ بجے شام تشریف لائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ جو چند روز سے لاہور گئے ہوئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو صوبہ بہار میں بھیجا گیا ہے تاکہ وہاں کی احمدی جماعتوں کے متعلق تفصیلی حالات معلوم کریں۔ اور جن احمدی اصحاب کو زلزلہ کی وجہ سے کسی قسم کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ان سے اظہار ہمدردی کریں۔

حکیم عبد اللہ صاحب متوطن ماچھی واڑہ کی اہلیہ صاحبہ جو ایک عرصہ سے بیمار تھیں۔ ۲۷ جنوری کو فوت ہو گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عذابِ الٰہی نازل ہونے کی وجہ

(فرمودہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۲ء)

فرمایا "ضروری بات خداشناسی ہے۔ کہ خدا کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو۔ اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے۔ لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے۔ دن اور رات یہی فکر ہے۔ کہ کسی طرح دنیا میں دولت۔ وجاہت۔ عزت ملے۔ جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پیرایہ میں ہی ہو۔ مگر وہ دنیا کے لئے ہے۔ خدا کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے۔ کہ خدا پر سچا ایمان ہو۔ مگر اب مولوی وعظ کرتے ہیں تو ان کے وعظ کی بھی علّت غائی یہ ہوتی ہے۔ کہ اسے چار پیسے مل جائیں۔ جیسے ایک چور باریک در باریک حیلے چوری کے لئے کرتا ہے ویسے ہی یہ لوگ کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں بجز اس کے کہ عذاب الٰہی نازل ہو۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟"

(الحکم ۱۷۔ فروری ۱۹۰۲ء)

اخبار احمدیہ

تقرر امیر صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۲ جنوری ۱۹۳۴ء سے ۳۰-اپریل ۱۹۳۵ء تک جماعت احمدیہ ٹوپی ضلع پشاور کا امیر مقرر فرمایا ہے :: ناظر اعلےٰ - قادیان - ۲۷ جنوری ۱۹۳۴ء

حج کیلئے جانے والے احباب جو احمدی احباب اس سال حج بیت اللہ کے لئے جانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وُہ اپنے نام اور تاریخ روانگی سے اطلاع دیں۔ تو اخبار میں اعلان کر دیا جائے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو سب بھائی اکٹھے روانہ ہوں۔ اور ایک ہی بندرگاہ سے روانگی کا انتظام کریں۔ اس طرح دورانِ سفر میں انہیں بہت کچھ آرام و سہولت میسر آسکے گی ::

اعلان مختلف جماعتیں۔ اور احباب خاکسار کو مناظرہ۔ یا لیکچر کے لئے دعوتی خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ معروض ہوں۔ کہ اپنی تعلیمی مصروفیات کے باعث میں اواخرِ مئی ۱۹۳۴ء سے قبل اس قسم کے تبلیغی کاموں میں حصہ نہیں لے سکوں گا۔ اسی وجہ سے خطوط کا جواب نہ آنے پر بھی شاکی نہ ہوں۔ احقر ملک عبدالرحمٰن۔ خادم۔ بی-اے ::

درخواست ہائے دعا ۱- حاجی محکم الدین صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب کچھ دنوں سے زیادہ تکلیف میں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور تمام احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ ان کی صحت یابی۔ اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ از چکوال۔ ۲- یہ عاجز چند ایک مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ دوست دُعا فرمائیں۔ شیخ محمد یوسف از لائل پور :: ۳- خاکسار عرصہ دو ماہ سے درد ریح کی تکلیف میں ہے۔ بزرگان جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن انور۔ بوتالوی :: ۴- خاکسار کی بیوی بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دوست دُعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کی مشکلات دُور فرمائے۔ خاکسار حسین بخش پٹواری احمدی چک نمبر ۵۱۳ گ برانچ :: ۵- برادرم عبدالکریم صاحب عرصہ ایک سال سے بیماری اور دیگر مصائب میں مبتلا رہیں۔ ان کی شفا کے لئے دُعا فرمائی جائے خاکسار عبدالرحیم احمدی۔ پٹھان کوٹ :: ۶- برادرم مولوی سید محمد احمد صاحب کا اپریشن کرایا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور بزرگانِ دین کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ آپ جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے جنرل سکرٹری ہیں۔ اور سلسلہ کی بہت خدمت کرتے ہیں۔ خاکسار سید غلام محمد۔ ساکن رسول پور ضلع کٹک ۷- میرا ایک خاص دینی مقصد ہے۔ احباب دعا کریں۔ خاکسار صلاح الدین از جگو۔ ۸- مکرمی غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور کے مستقل ہونے کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے :: خاکسار رحمت اللہ شاکر ::

ولادت میرے برادر مکرم بابو حبیب الرحمٰن صاحب لاہور کے ہاں اللہ کریم نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس سے پیشتر بھائی صاحب کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ احباب سلسلہ مولود مسعود کی درازیٔ عمر، صحت و عافیت، مبلغ اسلام بننے کے لئے دُعا فرمائیں خاکسار عبدالرحمٰن گرداور قانونگوئی۔ ریاست کپور تھلہ ::

دُعائے مغفرت ۱- خاکسار کی والدہ محترمہ ۲۸- رمضان اپنے مالک و خالق سے جا ملی ہیں۔ احباب سے مرحومہ کے لئے دُعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار تاج الدین لائلپوری مدرس مدرسہ احمدیہ۔ قادیان۔ ۲- عاجز کی والدہ محترمہ دو سال کی لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ احباب دُعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار۔ مرزا اعظم بیگ۔ کلانور۔ ضلع گورداسپور۔ ۳- برادرم نذیر احمد۔ احمدی جو کہ مخلص نوجوان تھا۔ ۱۵- جنوری کو فوت ہو گیا ہے وُہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ احباب اس کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ خاکسار محمد یوسف از لائل پور۔ ۴- میری لختِ جگر عزیزہ خیر النساء بعمر تقریباً ۲۰ سال ۲۲- جنوری ۱۹۳۴ء کو رحلت کر گئی۔ عزیزہ بہت نیک سیرت تھی۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالرحمٰن۔ خانسامہ از نوشہرہ چھاؤنی ::

تلاش میرا ایک بھائی قریباً ساڑھے تین سال سے مفقود الخبر ہے۔ ایک دفعہ بنوں سے اس نے خط لکھا تھا کہ میں یہاں موٹر ڈرائیور ہوں۔ اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں۔ کہ کہاں ہے۔ نام سید محمد ہے۔ رنگ گندمی۔ قد چھوٹا۔ ایک انگلی ٹیڑھی ہے۔ اور ریاست جموں تحصیل کوٹلی کا رہنے والا ہے۔ خاکسار محمد دین سنونوی طالب علم ہائی سکول۔ قادیان ::

صُوبہ بہار کے احمدیوں کے متعلق اطلاع

ایک گزشتہ پرچہ میں موصولہ اطلاع کی بنا پر لکھا گیا تھا۔ کہ صُوبہ بہار میں زلزلہ کی وجہ سے ارین، مونگھیر، اور بھاگل پور میں کوئی موت احمدیوں میں نہیں ہوئی۔ لیکن بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک احمدی بھائی محمد حنیف صاحب کی وفات مونگھیر میں واقعہ ہوئی ہے۔ مندرجہ بالا مقامات کے علاوہ دُوسرے مقامات کے متعلق بھی امیر صُوبہ بہار کی طرف سے اطلاع آگئی ہے۔ کہ وہاں کوئی موت احمدیوں میں نہیں ہُوئی۔ البتہ مالی نقصان کہیں کہیں ہُوا ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے کچھ رقم مکرمی مولوی عبدالماجد صاحب امیر صُوبہ بہار کے نام ارسال کی گئی ہے۔ تاکہ وُہ مصیبت زدہ احباب میں خوراک اور لباس وغیرہ کی فوری ضروریات کے لئے تقسیم کی جا سکے۔ علاوہ ازیں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کو احباب کے ساتھ اظہارِ ہمدردی کرنے اور تفصیلات کا علم حاصل کرنے کے لئے بہار بھجوایا گیا ہے :: (ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

ہمارا یُوسف

چاہِ کنعان میں بھائیوں نے اتارا یُوسفؑ
وُہ جو یعقوبؑ کی تھا آنکھ کا تارا یُوسفؑ
ہم کو اِک اَور مِلا۔ فرق ہے فی الحال یہی
وُہ نبیؑ تھا - یہ نبیؑ زادہ ہمارا یُوسفؑ

حسن - رہتاسی

ریویو آف رِیلیجنز اُردو کے وی-پی

خریدارانِ اُردو ریویو آف ریلیجنز کو اطلاع ہو۔ کہ حسب معمول ۵- ماہ فروری کو اس رسالہ کے سالانہ وی-پی ہونگے۔ امید ہے۔ کہ خوش معاملہ خریداران یہ وی-پی وصُول فرمالیں گے۔ تاکہ رسالہ وقت پر شائع ہو کر آپ کو پہونچتا رہے۔ کئی خریداروں نے ابھی ۱۹۳۳ء کا چندہ بھی ادا نہیں کیا۔ (منیجر ریویو اُردو)

"الفضل" کے وی-پی

"الفضل" نمبر ۸۸ - مورخہ ۲۳ جنوری صفحہ ۱۰ و ۱۱ پر ان اسمائ کی فہرست چھپ چکی ہے۔ جن کا چندہ ۱۶ دسمبر سے ۱۵ جنوری تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر جلد تر اپنا اپنا چندہ پیشگی بھجیدیں۔ ورنہ ۷- فروری کو وی-پی حاضر ہونگے ::

(منیجر الفضل۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

عذاب آنے سے قبل رسول کا مبعوث ہونا ضروری ہے

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مصیبت زدگان سے ہمدردی

۱۵۔ جنوری کے ہیبت ناک اور تباہ کن زلزلہ کے متعلق جو رُوح فرسا۔ اور لرزہ براندام کر دینے والی اطلاعات شائع ہو چکی ہیں۔ اور جن کی ہیبت ناکی میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے انہوں نے ہر اس انسان کو جو اپنے سینہ میں دل اور دل میں بنی نوع انسان کے متعلق جذبہ ہمدردی رکھتا ہے۔ وقفِ غم والم کر دیا ہے۔ اتنی کثیر التعداد مخلوق کا آن کی آن میں موت کے گھاٹ اتر جانا۔ اور نہایت ہی دل دوز اور بے حد الم ناک طریق سے لقمۂ اجل بن جانا اتنا بڑا حادثہ ہے۔ کہ کوئی دل صدمہ محسوس کئے بغیر۔ اور کوئی آنکھ آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور ہم اس صدمۂ عظیم میں تمام مصیبت زدہ لوگوں سے خواہ وُہ کسی مذہب وملت کے ہوں دلی ہمدردی رکھتے۔ اور ان کے رنج والم میں صدق دل سے شریک ہیں۔

عذاب بلا قصور نہیں آسکتا

اسی ہمدردی کے تقاضا سے جہاں ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہر صاحب توفیق انسان ان تباہ حال لوگوں کی ہر ممکن امداد کرنے کی کوشش کرے۔ وہاں اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس قدر مخلوق کا اس ہیبت ناک طریق سے تباہ ہونا۔ اور اس قدر مالی نقصان کا پیش آنا جس کا اندازہ لگانا انسان کی طاقت میں نہیں ہے بلا وجہ اور بلا قصور نہیں ہو سکتا۔ ہر وُہ انسان جو ایک ورا ء الورٰے اور دُنیا جہان پر کامل تصرف رکھنے والی ہستی کا قائل ہے۔ خواہ اس کا کوئی نام رکھے وُہ یہ بھی یقین رکھتا ہے۔ کہ وُہ ہستی اپنے بندوں پر اس قدر مہربان اور ان پر اتنی شفقت کرنے والی ہے۔ کہ جس کی مثال کسی اور جگہ تلاش کرنا ناممکن ہے۔ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اس کی ہر ایک ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سامان پیدا کئے۔ اس کے لئے تمام کائناتِ عالم کو مسخر کیا۔ اسے ترقی کرنے کی ایسی قوتیں عطا کیں۔ جن کی کوئی انتہا نہیں۔ پس جس ہستی نے انسان پر اس قدر فضل کئے۔ اسے اتنا بڑا اشرف عطا کیا۔ اس کی اس درجہ قدر و وقعت قائم کی۔ اس کے متعلق خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وُہ انسانوں پر بلاوجہ اور بلا سبب اچانک وبغتۃً ایسی ہولناک تباہی و بربادی نازل کرے۔ جیسی کہ ۱۵۔ جنوری کے زلزلہ کے ذریعہ نازل ہُوئی ہے؛

۱۵ جنوری کا زلزلہ عذاب الٰہی اور گناہوں کی سزا ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ اس ہولناک تباہی و بربادی کے موقعہ پر فطرتاً لوگوں کی توجہ اس طرف پھر گئی ہے۔ کہ یہ جو کچھ رُونما ہُوا ہے۔ انسانوں کی اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے نتیجہ میں نازل ہُوا ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہے۔ کہ تا اپنے خالق ومالک کے احکام کو پس پشت ڈال کر عصیان وعدوان میں بڑھ جانے والے عبرت حاصل کریں۔ اپنے معبودِ حقیقی سے غافل ہو جانے والے انسان اپنی غفلتوں کو چھوڑ کر اصلاح کی طرف مائل ہوں۔ اور چند روزہ دُنیا کی خاطر اپنی پیدائش کی غرض کو فراموش کر دینے والے لوگ اس غرض کے حصول کے لئے کوشاں ہوں؛

ذیل میں چند اخبارات کے وُہ حوالے پیش کئے جاتے ہیں جن میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ ۱۵۔ جنوری کا نمونۂ قیامت زلزلہ خدا تعالےٰ کا قہر۔ اور بہت بڑا عذاب ہے۔

اخبار الامان (۲۳ جنوری) لکھتا ہے:۔

"خدا کا جو قہر زلزلہ کی صورت میں نازل ہُوا۔ اس نے شمالی ہندوستان کے اکثر مقامات کو چند منٹوں کے اندر اندر اس طرح الٹ پلٹ کر رکھ دیا ہے۔ کہ ابھی تک نقصانات کا بھی صحیح اندازہ نہیں ہو سکا"

اخبار اہلحدیث (۲۶۔ جنوری) زلزلہ کے ذکر میں لکھتا ہے:۔

"عاد فون خدا کہتے ہیں۔ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ مگر سچ تو یہ ہے۔ کہ لاٹھی کی آواز اتنی ہیبت ناک نہیں ہوتی جتنی اس خاموش آواز میں ہیبت ہے"

اخبار زمیندار (۲۵ جنوری) لکھتا ہے:۔

"کیا یہ ہولناک حادثہ۔ پُر ہیبت سانحہ۔ اور یہ لرزہ خیز مصیبت ہندوستان کے کروڑوں انسانوں کے لئے قدرت کی طرف سے ایک زبردست انتباہ نہیں"

مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں نے بھی اس زلزلہ کو خدا کا عذاب قرار دیا ہے۔ چنانچہ "پرکاش" ۲۸۔ جنوری) لکھتا ہے:۔

"ہندوستان کی تاریخ میں اس سے پہلے شاید ہی کوئی اتنا بڑا زلزلہ آیا ہو۔ زلزلہ کیا ہے۔ پرماتما کا کوپ ہے"

گاندھی جی کا یہ بیان اخبارات میں شائع ہُوا ہے۔ کہ

"پرماتما نے ہمارے گناہوں کی سزا دینے کے لئے یہ تباہی بھیجی ہے۔ یہ میرا اٹل وشواس ہے۔ کہ ایشور کے حکم کے بغیر گھاس کا ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا" (ملاپ ۲۶۔ جنوری)

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو مسلمان متفقہ طور پر ۱۵ جنوری کے زلزلہ کو خدا کا قہر وعذاب اور پرماتما کا کوپ تسلیم کر رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وُہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ انسانوں کے گناہوں اور بدکاریوں نے اسے دعوت دی ہے؛

نہایت اہم سوال

یہ سب کچھ صحیح ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وُہ رحیم وکریم خدا جس کے رحم کی وسعت کا اندازہ لگانا انسان کے لئے محال ہے۔ اور جس نے اپنے بندوں پر اپنی یہ شان ظاہر کی ہے۔ کہ رحمتی وسعت کل شیٔ۔ یعنی میری رحمت نے ہر ایک چیز کا احاطہ کیا ہُوا ہے کیا اس نے اس اشرف المخلوقات کے لئے جس کے متعلق اس کا ارشاد ہے۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ کہ ہم نے انسان کو تمام مخلوق سے بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ گمراہی وضلالت عصیان وطغیان میں بڑھنے۔ اپنے ہاتھوں اپنی تباہی وبربادی کے سامان مہیا کرنے۔ اور اپنے لئے خدا کے غضب کو بھڑکانے کے لئے چھوڑ دیا۔ اس کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے۔ اسے اپنے عذاب سے بچانے کے لئے۔ اور تباہی وہلاکت میں گرنے سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی سامان نہ کیا۔ اگر یہی بات ہو۔ تو کیا اس ہستی کی طرف جس کا اپنے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ ان اللّٰہ لا یظلم مثقال ذرۃ۔ اللہ کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ بہت بڑا ظلم منسوب نہیں ہوتا۔ کہ اس نے انسانوں کو بدیوں اور بدکرداریوں میں مبتلا ہونے کے اسباب تو رکھ دیئے۔ گمراہیوں اور ضلالتوں میں بھٹکنے کے لئے تو چھوڑ دیا۔ مگر ہدایت اور صداقت تک پہنچانے۔ اور اپنے حقیقی بندے بنانے کے لئے کوئی انتظام نہ کیا۔ اور جب دیکھا۔ کہ انسان سرکشیوں اور طغیانیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں

توان پر عذاب نازل کرکے انہیں تباہ و برباد کر دیا؟

دیگر مذاہب کی خاموشی

دُوسرے مذاہب کے لوگ اگر خدا تعالیٰ کی طرف یہ ظلم منسوب کریں۔ تو ان کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان کے مذاہب انہیں یہ بتانے سے قطعاً قاصر ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا عذاب دُنیا میں کس وقت نازل ہوتا ہے۔ وُہ یہ تو مانتے ہیں۔ کہ پرماتما کا کوپ" دُنیا میں نازل ہوتا ہے۔ وُہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پرماتما انسانوں کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے عذاب نازل کرتا ہے۔ اور ان کے نزدیک ۱۵ جنوری کا زلزلہ پرماتما کا کوپ اور انسانوں کے گناہوں کی سزا کے طور پر ہی آیا۔ جو شہروں کے شہر تباہ کر گیا۔ اور ہزارہا انسانوں کی ہلاکت کا موجب بن گیا ہے۔ مگر وُہ یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ پرماتما اس قسم کا کوپ نازل کرنے اور انسانوں کو ان کے گناہوں کی سزا دینے سے قبل ان کے لئے گناہوں سے بچنے۔ اور عبرت ناک ہلاکت سے محفوظ رہنے کے لئے کوئی سامان بھی کرتا ہے؟

اسلام کیا کہتا ہے؟

یہ بات اسلام ہی بتاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ بطور اٹل قانون قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کہ ہم اس وقت تک دُنیا میں ہیبت ناک عذاب نازل نہیں کرتے جب تک اپنی طرف سے ایسا انسان مبعوث نہ کریں۔ جو لوگوں کو گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کی تلقین کرے۔ گویا ہولناک عذاب نازل کرنے سے قبل ایسا عذاب جسے دُنیا اپنے لئے عذاب تسلیم کرے۔ اور اپنے گناہوں کی سزا قرار دے۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے۔ کہ وُہ رسُول مبعوث کرکے لوگوں کو اطلاع دے دیتا ہے۔ کہ وُہ اپنی اصلاح کرلیں۔ اور جن گناہوں میں مبتلا ہیں۔ انہیں ترک کر دیں۔ ورنہ ان پر عذاب نازل ہوگا۔

بعثتِ رسُول

اب جبکہ یہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ ۱۵ جنوری کا زلزلہ خدا تعالیٰ کا عذاب تھا۔ جو نازل ہوا۔ اور یہ لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے نازل ہوا۔ تو ہر وُہ شخص جو قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتا ہے۔ اس بات کے ماننے سے بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے رسُول بھی مبعوث کیا ہو۔ اور یقیناً خدا تعالیٰ نے اپنا رسول مبعوث کیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

عذاب کے متعلق قبل از وقت اطلاع

آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے پر دُنیا کو جہاں خدا تعالیٰ کو پانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی دعوت دی۔ وہاں کھول کھول کر یہ بھی بتا دیا۔ کہ اگر لوگوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ اور آپ کی آواز پر کان نہ دھرے۔ تو ہولناک عذاب نازل ہوں گے۔ اور تباہ کن زلزلے آئیں گے۔ چنانچہ آپ نے اہلِ ہند کو مخاطب کرکے فرمایا۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے۔ کہ وُہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہُوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔"

ہندوستان کی نوبت آگئی

آخر تقدیر کے نوشتے پورے ہُوئے۔ اور اہلِ ہند جنہوں نے دیگر ممالک کے ان تباہ کُن زلزلوں سے جو آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق آئے عبرت حاصل نہ کی۔ انہیں خود ان کا مورد بننا۔ اور دُوسرے ممالک کے لوگوں سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ اور آج وُہ اس غفلت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ جو دُور دراز ملکوں میں زلزلے آنے کے باوجود ان پر طاری رہی۔ اور اس لئے طاری رہی۔ کہ ہندوستان کے متعلق مصلحتِ خداوندی نے اس عذاب میں تاخیر ڈال دی تھی۔

چنانچہ اخبار سرفراز لکھنؤ (۲۱ جنوری) لکھتا ہے:۔

"ہندوستان غالباً اپنی فطری مذہبیت کے صلہ میں پیشتر پُر امن۔ اور آفاتِ ارضی سے محفوظ رہا۔ وُہ جاپان کی طرح زلزلے کا مرکز نہیں تھا۔ یہاں کے باشندے گویا زلزلہ کو بھُولے ہُوئے تھے لیکن عجیب بات ہے۔ کہ اب کچھ زمانہ سے ہندوستان میں بھی پے در پے زلزلے آ رہے ہیں۔"

اس بیان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی بھی تصدیق ہوتی ہے۔ جو آپ نے ہندوستان میں زلزلے آنے کے متعلق تحریر فرمائے۔ اور جو یہ ہیں: کہ "اس ملک کی نوبت بھی آتی جاتی ہے" گویا ہندوستان کی نوبت دُوسرے ممالک سے بعد میں آنے والی تھی۔ اور وُہ اب آگئی ہے۔ جبکہ یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ "یہ عجیب بات ہے۔ کہ اب کچھ زمانہ سے ہندوستان میں بھی پے در پے زلزلے آ رہے ہیں"

نوبت کیوں آئی؟

یہ نوبت کیوں آئی۔ اس کا ذکر ہم اپنے الفاظ میں نہیں۔ بلکہ معاصر "سرفراز" کے ہی الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ جو لکھتا ہے:۔

"جاپان۔ امریکہ۔ اور ایسے ہی دُوسرے دُور دراز ممالک میں زلزلہ کی تباہ کاریوں کی خبریں اخبارات میں پڑھ کر ہم ہندوستانیوں کو کوئی خاص تردد واثر نہیں ہُوا کرتا تھا۔ ہم ان خبروں سے سرسری طور پر گزر جایا کرتے تھے۔ لیکن اس وقت جبکہ ہندوستان اور خاص کر ہمارا خطۂ شمالی زلزلہ کی ناگہانی تباہ کاریوں کا شکار ہو گیا ہے۔ ہم زلزلہ کی اہمیت اور ہلاکت خیزی پر پوری سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ اور اس سے خوف و ہراس محسوس کر رہے ہیں۔ انسانی فطرت کی یہ تغافل شعاری اور سہل انگاری ایک ایسی کمزوری ہے۔ جو انسان کو دونوں جہان میں خسارہ اٹھانے کا باعث ہوگی۔ قرآن حکیم کا ایک سرسری مطالعہ بھی زلزلہ کی اہمیت اور ہیبت سے باخبر کر دینے کے لئے کافی ہے۔ کلام پاک ہمیں خبر دیتا ہے۔ کہ قیامت کی ابتدا زلزلہ ہی کی شکل میں ہوگی اور زلزلہ ہی کی تکمیل کا نام قیامت ہے۔ قدرت ان اطلاعات کے بعد انسان کو ان کا عملی صُورت میں مشاہدہ بھی کراتی رہتی ہے۔ یہی تازہ زلزلہ آثارِ قیامت اور خاتمۂ دُنیا کے ابتدائی منظر آنکھوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اب اس کے بعد بھی اگر ہم ہوشیار نہ ہوں۔ اور دُنیا پرستی اور ناعاقبت کوشی کے اندھیرے میں اپنے آپ کو گم کئے رہیں۔ تو اس میں قدرت اور اس کے پیغامبرِ مذہب کا کیا قصُور ہے۔"

اخبار "زمیندار" (۲۵ جنوری) لکھتا ہے:۔

"یہ زلزلہ جس نے بہار اور اس کے گرد و نواح میں تباہی خیز قیامت برپا کر دی۔ سارے ہندوستان بلکہ ساری نوعِ انسان کے لئے قدرت کی طرف سے ایک زبردست انتباہ ہے۔ پھر کیا اہلِ ہند اپنے فرائضِ نوعی کی طرف سے اسی غفلت میں پڑے رہیں گے۔ جو ان کی ذلتوں اور بربادیوں کا مُوجب بن رہی ہے۔"

اخبار الجمعیۃ (۲۴ جنوری ۱۹۳۴ء) لکھتا ہے:۔

"۱۵ جنوری کا ہولناک زلزلہ تمام ہندوستان کے لئے ایک عبرت آموز حادثہ تھا۔ خدا کی وُہ مخلوق جس نے اپنے پیدا کرنے والے کو بھُلا دیا ہے۔ اور جس کے تمرد کا یہ عالم ہے۔ کہ وُہ وجُودِ باری تعالیٰ ہی سے انکار کرنے پر تلی ہُوئی ہے۔ اس مخلوق کو یہ یاد دلایا گیا ہے۔ کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی کائنات کی تمام قوتیں ایک ہی قادرِ مطلق کے اختیار و قدرت میں ہیں جو اپنے ایک ادنےٰ اشارہ سے کسی مادہ کو زمین کے اندر جہاں انسان کی کوئی دسترس نہیں ہے۔ متحرک کرکے بستیاں کی بستیاں تباہ و ویران کر سکتا ہے۔ اور جس کی مشیت کے سامنے مغرور و متمرد انسان کی کوئی پیش نہیں چل سکتی۔ مسلمانوں کے لئے جو صرف خدائے واحد کی پرستش کرنے والی قوم ہے۔ خصُوصیت کے ساتھ اس زلزلہ میں عبرت و موعظت کے دفتر پوشیدہ ہیں ...... جس طرح بہار میں زلزلہ آیا۔ اور اس کی آمد سے چند سیکنڈ قبل بھی کسی کو یہ خبر نہ ہُوئی۔ کہ آنِ واحد میں کیا ہونیوالا ہے اسی طرح ہر وقت اس کا امکان موجود ہے۔ کہ دُوسرے مقامات پر بھی اسی طرح قیامت کی گھڑی آجائے۔ اور کسی کو معلوم بھی نہ ہو۔ کہ انسانی آبادیاں ذرا سی دیر میں تباہ ہو جانے والی ہیں۔ ہندوستان کے دُوسرے حصوں میں بھی جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں۔ ان کو اپنے قلوب میں خدائے برتر و توانا کا خوف اور انسانی ہمدردی اور خدمت الناس کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔"

اصلاحِ احوال کی واحد صُورت

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حال کے ہیبت ناک زلزلہ نے اہلِ ہند کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور ان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ انہیں اب اصلاحِ احوال سے ایک لمحہ کیلئے بھی غفلت روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ اس روحانی اصلاح کی واحد صورت یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے رسُول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرکے حقیقی اسلام پر چلنے کی کوشش کی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اس کے ہولناک عذابوں سے بچنے کی یہی راہ ہے۔ اور اسی راہ کو اختیار نہ کرکے تمرد اور سرکشی میں بڑھنے کا نتیجہ یہ عذاب ہے۔ جس کا نمونہ حال میں دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

؎ کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو ٭ ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن ٭

جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۹ جنوری ۱۹۳۴ء بمقام لاہور

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔؎

اللہ تعالیٰ کی سنت

ہے۔ کہ جب وہ کسی گروہ یا جماعت پر فضل نازل کرتا ہے۔ تو اس کی ذمہ واریوں میں بھی اضافہ کر دیتا ہے۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں ازواج مطہرات کے درجات بہت بلند کئے گئے۔ وہاں اسی تناسب سے ان پر ذمہ واریاں بھی زیادہ عائد کر دی گئیں۔ پس جو انعامات کسی کو دیئے جاتے ہیں۔ وہ اس کی ذمہ واریوں کی وجہ سے ہوتے ہیں ایسی قوم کا تمام دنیا سے علیحدہ اپنا ایک معیار بن جاتا ہے۔ دوسرے لوگوں کا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا اس کے لئے اس بات کا باعث نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ بھی اب کچھ نہ کرے۔ باقی لوگوں کی نسبت اس قوم سے مواخذہ زیادہ سختی کے ساتھ کیا جائیگا۔

صحابہ کرام

پر خدا نے بڑا فضل کیا۔ لیکن اس کے مطابق اتنی ہی ذمہ واریاں ان پر عائد کر دیں۔ خدا تعالیٰ نے بعد میں آنے والے بعض بزرگوں کے درجات اتنے بلند کر دیئے۔ کہ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا ؎

پنجہ در پنجہ خدا دارم ٭ من چہ پروائے مصطفےٰ دارم

لیکن پھر بھی صحابہ کا اعزاز قائم رہا۔ کیونکہ بعد میں آنے والے سب کے سب صحابہ کرام کے اعزاز کے معترف تھے۔ بعد میں آنے والے بزرگوں کو تو صرف ظاہری قربانیاں ہی کرنی پڑیں۔ مثلاً روپیہ پیسہ وغیرہ کی قربانی۔ لیکن صحابہ کرام کو علاوہ ان ظاہری خطرات کے

باطنی خطرات

بھی ہر وقت درپیش رہتے تھے۔ ان کی جان و آبرو محفوظ نہیں تھی۔ ہر لحظہ انہیں محسوس ہوتا تھا۔ گویا کہ ان کی

گردن پر تلوار

لٹک رہی ہے ہزارہا دشمنوں کے مقابلہ میں چند سو آدمی کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ جن خطرات سے ان حالات کے ماتحت صحابہ کرام دوچار ہوتے تھے ان کی وجہ سے ان کے درجات کو خاص بلندی حاصل ہوئی۔ ایک صدی بعد عام لوگوں میں سے جس شخص نے قربانیاں کیں۔ یا اس وقت جو قربانیاں کرتا ہے۔ اسے وہ درجات حاصل نہیں ہوسکتے۔ اب تو سلطنتیں قائم ہیں۔ جان کا اتنا خطرہ نہیں۔ تباہی اور بربادی کا اتنا اندیشہ نہیں۔ اب اگر کوئی اپنی

ساری دولت

بھی خدا کی راہ میں لٹا دے۔ تو اسے وہ ثواب میسر نہیں آسکتا۔ جو حضرت ابو بکرؓ کو حاصل ہوا۔ اس وقت روپیہ پھر حاصل کرسکنے کے ذرائع موجود ہیں۔ ایک تاجر اپنا تمام اثاثہ خدا کی راہ میں دیکر از سر نو دولت کما سکتا ہے۔ اسے پتہ ہے۔ کہ وہ پھر روپیہ پیدا کرسکے گا۔ لیکن جس وقت حضرت ابو بکرؓ نے مالی قربانی کی تھی۔ اس وقت دوبارہ روپیہ پیدا کرسکنے کے تمام ذرائع مفقود تھے۔ اور انہیں معلوم تھا۔ کہ وہ دوبارہ روپیہ نہیں کما سکیں گے اس روپیہ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جانے کے خیال کے باوجود انہوں نے قربانی کی۔ سوال صرف مال کا نہیں۔ کہ حضرت ابو بکرؓ نے کس قدر مال خدا کی راہ میں دیا۔ بلکہ

اس وقت کے حالات

کا ہے ٭

وہی حالت اب ہماری جماعت کی ہے۔ اس کو بھی ہر قسم کے خطرات نے انہی قربانیوں کا موقعہ دیا ہے۔ جو صحابہؓ نے کیں

ہماری قربانیاں

صرف وہی نہیں۔ جو ظاہری ہیں۔ مثلاً روپیہ پیسہ کی قربانی۔ بلکہ ہماری قربانیاں وہ ہیں۔ جو ان خطرات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کرنی پڑتی ہیں جو ہمیں درپیش ہیں۔ ان کا اندازہ وہی شخص لگا سکتا ہے جسکو معلوم ہو۔ کہ اس جماعت کو تمام دنیا سے مقابلہ کرنا ہے۔ اب بھی وہی خطرات درپیش ہیں۔ لہٰذا انہی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اور ان قربانیوں کے عوض وہی انعامات و درجات ملیں گے۔ جو پہلے لوگوں کو ملے ایسے وقت میں

سب سے بڑی قربانی

تبلیغ ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت علیؓ سے فرمایا۔ اے علیؓ اگر ہمیں تمام دنیا ملجائے۔ اور اس کی تمام وادیاں غلے سے بھری پڑی ہوں۔ تو وہ سب ایک آدمی کی ہدایت کے برابر نہیں۔ یوں تو ہر زمانہ میں اور ہر جگہ تبلیغ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن

نبی کا زمانہ

تو ایسا ہوتا ہے۔ جسمیں سب امور سے زیادہ اہمیت تبلیغ ہی کو حاصل ہوتی ہے۔ یہ خطرات کا زمانہ ہے۔ لہٰذا قربانیاں کرو۔ اور سب سے بڑی قربانی تبلیغ کر کے احمدیت میں لوگوں کو داخل کرو۔ ہماری جماعت کے لئے یہ سب سے بڑی ذمہ واری ہے ٭

لاہور

صوبہ پنجاب کا دار الحکومت

ہے۔ تمام محکموں کے اعلیٰ دفاتر یہاں ہیں۔ لہٰذا یہاں تبلیغ کی بالخصوص بڑی ضرورت ہے۔ یہاں کے دوستوں کو میں نے اس فرض کی طرف بارہا توجہ دلائی ہے۔ اور اب پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کی اہمیت کو سمجھیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ یہاں تبلیغ کسی اصول کے ماتحت ہو بغیر اصول کے تو خواہ کوئی کام کیا جائے۔ اس سے اچھے نتائج برآمد نہیں ہوسکتے

اصول کا مطلب

یہ ہے کہ خاص خاص گروہوں میں خاص خاص طریق پر تبلیغ کی جائے۔ اس وقت یہاں تبلیغ اس طرح ہوتی ہے۔ کہ کچھ ٹریکٹ تقسیم کر دیئے۔ اور اگر کوئی شخص کبھی سوال پوچھنے والا مل گیا۔ تو اسے تبلیغ کر دی۔ تبلیغ کے یہ طریق بھی اچھے ہیں لیکن جب غیر خود سوال پوچھنے کے لئے آئے گا۔ تو اس کا ثواب اسی کو ملے گا۔ سمجھانے والا اس سے محروم رہ جائے گا۔ پھر جو شخص خود سوال پوچھنے آئے گا۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ نیک نیتی سے آئے۔ بعض محض گستاخی کرنے اور مذاق کرنے کے لئے بھی آجاتے ہیں۔ پس میں ٹریکٹ تقسیم کرنے اور جلسے منعقد کرنے کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن انفرادی تبلیغ پر زیادہ زور دینا چاہتا ہوں۔ خود ایسے آدمیوں کو تلاش کرو۔ جنہیں تم تبلیغ کرسکو جسے تم خود تبلیغ کے لئے منتخب کروگے۔ وہ یقیناً جلد اثر قبول کرے گا۔ پس اس انتظار میں نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ کب کوئی آدمی ہمارے پاس چلکر آئے۔ اور ہم اسے تبلیغ کریں ٭ جماعت کے مختلف حصوں کو

یکساں طور پر تبلیغ

کرنی چاہیئے۔ فوج کا دایاں بایاں یا درمیانی حصہ آگے بڑھ آئے۔ تو اسے فوج کا استحکام نہیں کہا جائیگا۔ بلکہ خرابی سے تعبیر کیا جائیگا۔ فوجی اصول یہ ہے کہ فوج کے تمام حصے یکساں طور پر آگے بڑھیں۔ ورنہ شکست کا اندیشہ ہوتا ہے، یہی حال تبلیغ کا ہے۔ اگر کوئی گروہ تبلیغ سے خالی رہ جائے۔ تو اس کے افراد دوسروں کا اثر قبول نہیں کرتے۔ ہر طبقہ کے انسان کا اثر اس سے تعلق رکھنے والے قبول کرتے ہیں

مولویوں کا گروہ

ہے۔ اگر ان میں تبلیغ کی جائے۔ اور وہ اثر قبول کریں۔ تو جو بھی ان سے ملنے والا ہوگا۔ وہ انکی معرفت اس اثر کو قبول کریگا۔ اور جب منفقہ طور پر مولوی پر مولوی متاثر ہوتے جائیں گے۔ تو ان سب کے ملنے والے انکی منفقہ آواز بہت جلدی متاثر ہو جائیں گے

؎ برادر مکرم چودھری عبد الرشید صاحب تبسم بی۔اے۔ آنرز نے قلمبند کر کے ارسال فرمایا ٭

بھی حال باقی گروہوں کا ہے۔ مثلاً ڈاکٹروں۔ وکلاء۔ پروفیسروں اور پیشہ ور لوگوں کا اثر اپنے اپنے حلقہ میں ہو سکتا ہے پس تبلیغ ہر گروہ میں ہونی چاہیئے۔ اس کا

بہترین طریقہ

یہ ہے کہ ہر دس دن پندرہ دن کے بعد دوست دس بیس آدمیوں کو اپنے ہاں چائے وغیرہ پر بلائیں۔ اور میزبان کی حیثیت سے ان سے تبادلۂ خیالات کریں۔ یا ان کے ہاں جا کر بار بار ان کو تبلیغ کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ

تبلیغ کے میدان میں

لاہور کی جماعت بہت پیچھے ہے غالباً میاں چراغ دین صاحب اور ان کے خاندان کے علاوہ یہاں کے باشندوں میں سے کوئی احمدی نہیں ہؤا۔ جو لوگ یہاں احمدی ہوتے بھی ہیں۔ ان میں سے کوئی انبالہ کا رہنے والا ہے۔ کوئی جالندھر کا اور کوئی کسی اور جگہ کا۔ گویا ایک طرح سے وہ یہاں مزدوری کے لئے آئے۔ جب انہیں کسی اور شہر میں مزدوری کے لئے جانا پڑا۔ تو وہاں چلے گئے۔ شملہ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ ویسے بھی تو دوست دوسروں سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ اگر اس احساس کے ماتحت ان سے ملیں کہ تبلیغ کرنی ہے تو کیا ہی اچھا ہو۔ دوسروں کو دعوت دینے سے میری یہ مراد نہیں کہ دوستوں پر یکدم بوجھ ڈال دیا جائے۔ بلکہ کبھی کبھی اس طرح آپس میں تبادلۂ خیالات کرتے رہیں۔ کبھی انہیں ملاقات کے لئے قادیان لے آئیں۔ یا جلسہ پر انہیں ساتھ لے آئیں۔ اس طرح بہت اچھا اثر ہو سکتا ہے

لاہور کی جماعت

کو میں نے اپنے تبلیغی فرائض کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ آج پھر میں توجہ دلانے کے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ ہر جگہ کی جماعت کے بیدار ہونے کے خاص خاص مواقع ہوتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ لاہور کی جماعت کے بیدار ہونے کا بھی وقت آگیا ہو۔ تبلیغ کے لئے لاہور کو بہترین موقع میسر ہے لیکن جس قدر کہ سامان یہاں موجود ہیں۔ ان کے سویں حصہ سے بھی ابھی تک فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ یہاں کے مقامی آدمیوں کو سلسلہ میں داخل کیا جائے۔ مزدور کو تو جس وقت یہاں مزدوری نہ ملیگی۔ چلا جائیگا اس طرح لاہور کی جماعت کو فروغ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جتنی تمام پنجاب میں تبلیغ ہوتی ہے اتنی صرف لاہور میں ہونی چاہیئے۔ اور یہاں کی جماعت بہت بڑی ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں کے تمام دوست اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں۔ ہم تو مجبور ہیں۔ ہم تو اسی وقت تبلیغ کر سکتے ہیں جب کوئی خود چل کر ہمارے پاس آ سکے۔ ایسا ہی

قادیان والوں کا حال

ہے۔ ان کے لئے بھی تبلیغ کے لئے کوئی بڑی گنجائش نہیں۔ لیکن بیرونی جماعتیں اور خاص کر لاہور کی جماعت کے لئے تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ لاہور کی جماعت کو تبلیغ کے متعلق میں ہر وقت مشورہ دینے کو تیار ہوں۔ جس قسم کی مدد کی ضرورت ہو وہ بھی ضرور کی جائیگی۔ اگر مبلغین درکار ہوں۔ تو میں بھیج سکتا ہوں لیکن یہاں کے دوست خود بھی کچھ کام کر کے دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرا دوسرا وطن سیالکوٹ ہے۔ آپ اکثر سیالکوٹ جایا کرتے تھے۔ ویسا ہی تعلق مجھے لاہور سے ہے۔ میں لاہور اکثر آتا رہتا ہوں۔ میری ایک شادی بھی یہاں ہوئی ہے اور میں لاہور میں خاص دلچسپی لیتا ہوں۔ گویا یہ میرا دوسرا وطن ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں کے دوست ایسی سرگرمی سے کام کریں کہ اس کے نتائج نہ صرف لاہور کی جماعت کیلئے ہی۔ بلکہ تمام سلسلہ کیلئے مفید ثابت ہوں۔ اور ترقی کا باعث ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو عمل کی توفیق دے۔ میں آپ کا اپنے فرض کی طرف توجہ دلا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ ؏

مسئلہ خلافت

مولانا مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کی وہ تقریر جو آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۲ء جلسہ سالانہ کے موقع پر کی (ایڈیٹر)

میرا مضمون حسب پروگرام جلسہ سالانہ "مسئلہ خلافت" کے متعلق ان معنوں میں ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں اختلافات کا ظہور اور اس کے انسداد میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ، اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مساعی جمیلہ پر کچھ بیان کیا جائے۔ گو مضمون اپنی تفصیل اور توضیح کے لحاظ سے اتنی وسعت رکھتا ہے کہ قلیل وقت اس کے لئے مکتفی نہیں۔ لیکن بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ حسب گنجائش وقت کچھ عرض کیا جاتا ہے

الٰہی سلسلوں کا اختلاف

قرآن کریم اور تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ الٰہی سلسلوں میں اختلاف کی بھی صورت رونما ہوتی ہے۔ اور یہ کہ اختلاف من وجہٍ رحمت بھی ہوتا ہے جبکہ قوم میں شخصی وجود کے مختلف اعضاء اور قویٰ کی طرح مختلف خدمات بجا لانے کے لئے قومی افراد کا وجود مفید ثابت ہو شخصی وجود میں گو آنکھ۔ کان۔ دہان وغیرہ اعضاء میں اختلافی صورت پائی جاتی ہے لیکن تعاون کے معنوں میں ان مختلف اعضاء کا مختلف صورتوں میں خدمات بجا لانا اصل مقصود ہے۔ پس قومی افراد کا ایسا اختلاف مفید اور بابرکت اور موجب رحمت ہوتا ہے۔ انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ مشہور قول ہے۔ کہ "اختلاف امتی رحمۃ" کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے ؏

اختلاف کی صورت مذمومہ

لیکن ایک قسم کا اختلاف وہ بھی ہوتا ہے جس کی نسبت قرآن کریم میں یوں ارشاد ہے۔ وآتیناھم بینات من الامر فما اختلفوا الا من بعد ما جاءھم العلم بغیاً بینھم یعنے ان لوگوں کو ہم نے ایسے امور میں کہ انہوں نے اختلاف کی صورت اختیار کی امر حق کے لئے کھلے دلائل دیئے۔ اب اس کے بعد ان کا اختلاف کرنا اور علم صحیح کے حاصل ہو جانے کے بعد اختلاف کرنا محض بغاوت اور خود سری کی وجہ سے ہؤا۔ پس ایسا اختلاف جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں اور ماموروں کے خلاف ہوتا ہے۔ اور جس کی غرض بغاوت اور تجبر اور حسد کا ناپاک جذبہ ہے۔ اس کی صورت محمود نہیں۔ بلکہ مذموم ہوتی ہے۔ یہی وہ صورت اختلاف ہے جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت کے بہتر فرقوں کو ناری قرار دیا۔ کیونکہ مسیحیت اور مہدویت کی شان کے حکم اور عدل کے بالمقابل مخالفانہ صورت کے ساتھ اختلاف اختیار کرنا انسان کو ناجی اور جنتی نہیں بنا سکتا۔

سلسلہ احمدیہ میں اختلاف کی صورت

جس طرح دوسرے الٰہی سلسلوں میں اختلاف پیدا ہؤا جیسے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کی امت میں بوجہ اختلاف کئی فرقے ہو گئے۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت آپ کی پیشگوئی کے مطابق تہتر فرقوں میں بٹ گئی۔ اسی طرح سلسلہ احمدیہ میں بھی اختلاف کی صورت رونما ہونے سے جماعت احمدیہ کے دو فریق ہو گئے۔ اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ آپ کی وفات کے بعد اختلاف کی صورت پیدا ہو جائیگی اور ایک فریق صحابہ سے بعد وفات ارتداد کی صورت اختیار کر کے من ینقلب علی عقبیہ کا مصداق ہو جائے گا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اور مکاشفات سے بھی بطور پیشگوئی یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سے بعض لوگ تفرقہ کی صورت اختیار کر کے ارتداد کی راہ لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ وحی وکشف حسب ذیل ہے

"خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہو گا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے" (البشریٰ صد ۱۲۹) شر الذین انعمت علیہم یعنے شرارت ان لوگوں کی جن پر انعام کیا تو نے (البشریٰ صد ۹۷) ولا تکلمنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون وعد علینا حق یعنے ان لوگوں کے بارے میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنے دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے ہموم وغموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپرواہ ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور ناکامی میں مریں گے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ جو نہیں ٹلے گا۔ فرمایا۔ "یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے۔ اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہوں۔ مگر ان کی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے خلاف ہے۔" (البشریٰ صد ۱۳ و صد ۱۱۴)

پھر فرماتے ہیں۔

"پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت

کرنے والے بہت ایسے ہیں۔ کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں۔ اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائیں گے پس مقام خوف ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۰)

ان کلمات طیبات سے ظاہر ہے۔ کہ بعض لوگ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ان کا داخل ہونا بیعت کی اس حقیقت کے لحاظ سے نہیں تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر ایک سچے اور مخلص احمدی کے لئے بیان فرمائی۔ بلکہ بعض لوگوں کا الٰہی سلسلہ میں داخل ہونا عقلی تصدیق تک محدود ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ کی صداقت کے دلائل معقول ہیں۔ اس لئے مان لیا۔ پھر بعض اپنے ذی اثر اور وجاہت لیڈروں یا دوستوں یا رشتہ داروں یا افسروں کی خوشنودی کی غرض سے الٰہی سلسلہ میں دیکھا دیکھی داخل ہو جاتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمؤمنین یعنے لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں۔ جو زبان سے ایمان کے مدعی ہو کر کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ اور آخری دن پر ایمان لائے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ حقیقی مومن نہیں ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حتیٰ اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما اراکم ما تحبون منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرۃ (سورۃ آل عمران پ ۴ ع ۷) یعنے اللہ نے اپنا وعدہ تم سے سچا کر دکھایا۔ جب تم دشمنوں کو کاٹتے تھے۔ اور اس طرح اس کے اذن سے تمہیں غلبہ حاصل ہوتا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ اسی سلسلہ میں تم نے بزدلی دکھائی۔ اور امر جہاد کے متعلق باہمی تنازع اختیار کیا۔ اور باوجود وعدہ نصرت و فتح کے جو تم چاہتے تھے۔ اسے پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کے بعد پھر تم نے نافرمانی کی۔ اس بزدلی اور تنازع اور معصیت سے ظاہر ہو گیا کہ تم سب کے سب ایک جیسے نہیں۔ اور نہ ہی سب کے سب اللہ اور آخرت کے چاہنے والے بلکہ بعض تم میں سے وہ ہیں۔ جن کا مقصد صرف دنیا طلبی تک محدود ہے۔ ہاں بعض تم میں سے وہ بھی ہیں۔ جن کا مقصد دنیا نہیں۔ بلکہ آخرت ہے۔

ان آیات کلمات الٰہیہ سے ظاہر ہے۔ کہ الٰہی سلسلہ میں بعض داخل ہونے والے صرف دنیوی اغراض اور نفسانی مقاصد کے طالب ہوتے ہیں۔ پس انہی حالات کے بعض لوگ سلسلہ احمدیہ میں بھی داخل ہو گئے۔ جو بعد میں تفرقہ اور اختلاف کا موجب بنے۔ ایسے لوگ جن کا نصب العین مجوبانہ حالات کے ماتحت دنیا اور مقاصد دنیا کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ وہ الٰہی سلسلوں میں بھی اسی غرض سے داخل ہو جاتے ہیں۔ کہ ممکن ہے۔ ہماری غرض اسی جگہ سے حاصل ہو جائے اور ایسے لوگوں کو اگر خدا اور کسی نبی اور ولی کی ملاقات بھی نصیب ہو جائے تو وہ زندگی کا اصل مقصد جو خدا کی رضا اور وصال ہے۔ وہ نہیں طلب کریں گے۔ بلکہ ان سے بھی دنیوی حصول کا ہی رونا روئیں گے کہ ہمیں دنیا کا مال اور جاہ مل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس دنیا کے تعلقات محبت کو ہم لوگوں کے دلوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور خدا کا تعلق محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں بعض لوگ اسی دنیا کے مطالب کے لئے ہم سے دعا کراتے ہیں لیکن ایسے بہت کم ہیں۔ جو اللہ کے لئے دعا کراتے ہیں۔ فرماتے ہیں ؎

اریٰ کل محجوب لدنیاہ باکیا ۔ فمن ذا الذی یبکی لدین یحتم

میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک محجوب النفس اپنی دنیا کے لئے رو رہا ہے۔ پس ایسا کون ہے۔ جو دین کے لئے روئے جو باوجود عزیز ہونے کے اس کی تحقیر کی جاتی ہے

ایک اعتراض کا جواب

بعض مخالفان سلسلہ جماعت کے اختلاف کی وجہ سے یہ اعتراض بھی کرتے ہیں۔ کہ اگر مرزا صاحب سچے تھے۔ تو آپ کے سلسلہ میں تفرقہ کی صورت کیوں رونما ہوئی۔ جس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ اختلاف کا وجود دو فریق کو چاہتا ہے۔ اور دونوں سے اگر ایک حق پر ہے۔ تو لازماً دوسرا فریق جو اس کا مخالف ہے۔ باطل اور غلطی پر تسلیم کرنا پڑے گا۔ پس ایسے فریق کا جو غلط فہمی کی بنا پر نہیں۔ بلکہ عمداً اور دیدہ دانستہ محض عداوت یا حسد یا خود غرضی کی وجہ سے مخالفت اختیار کرے گا۔ اس کا الگ ہونا ایسا ہی ہو گا۔ جیسے سکولوں اور کالجوں کے بعض شریر لڑکے سٹرائک کر کے اپنے شریف کلاس والوں سے الگ ہو کر اپنے استادوں اور ماسٹروں کے مخالف ہو جائیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اہلسنت والجماعت جو ایک طرف خلفاء راشدین سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اور دوسری طرف اہل بیت نبوی سے۔ ان کے بالمقابل خوارج جو اہل بیت کے دشمن ہیں۔ اور روافض جو خلفاء ثلاثہ کے دشمن ہیں۔ یہ شروع سلسلہ خلافت میں ہی پیدا ہو گئے تھے۔ چنانچہ شیعوں کا حضرت ابوبکرؓ سے لے کر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تک کی خلافت کا مخالف ہونا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے معاً بعد پیدا ہو گئے تھے۔ اور خدا تعالےٰ نے اہل اسلام میں تمحیص کی راہ سے پاک اور ناپاک مخلص اور منافق مطیع اور باغی کو الگ الگ کر کے کھلا فرق دکھا دیا۔ پس تمحیص کی غرض سے جو ابتلاء پیش آتے ہیں۔ وہ مخلص اور منافق کے امتیاز کے لئے ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون (سورۃ عنکبوت ع ۱) یعنے کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ انہیں صرف اٰمنا کہنے پر ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان کے دعویٰ ایمان کو پرکھنے کے لئے کوئی صورت ابتلاء و امتحان پیش نہ کی جائیگی۔ ایسا نہیں ہو سکتا یعنی دعویٰ امتحان کی پرکھ کے لئے امتحانوں کا پیش آنا ضروری ہے ایسا امتحان جس سے مخلصوں اور منافقوں کا امتیاز ہو جائے۔ سب نبیوں کی جماعتوں کے لئے پیش آیا۔ پس ایسی صورت میں جماعت احمدیہ سے بعض کا جو غیر مخلص اور صرف زبانی دعوے کے احمدی تھے۔ الگ ہو جانا اور اصل جماعت کو ان منافق طبع لوگوں سے پاک کرنا یہ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ کی صداقت کی دلیل ہے کہ فی الواقعہ یہ سلسلہ اسی کا سلسلہ ہے۔ جس میں مخلص اور منافق اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ جب ایک کسان اپنے کھیت میں سے گھاس پھوس جو کھیتی کے نشوونما میں حارج ہوتا ہے۔ نکال کر الگ پھینک دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے سلسلہ کے روحانی کھیت کی کیوں تمحیص اور تطہیر نہ کرے۔

ایک اور اعتراض کا جواب

بعض لوگ یہ بھی اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ افراد جو مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابی بلکہ صدر انجمن کے ممبر بھی تھے۔ وہ کیسے گمراہ ہو سکتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکاشفات اور خواجہ صاحب کے اپنے انذاری خواب ایسے ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کی مشیت یہی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ان کے لئے یہ ابتلاء مقدر تھا۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہام لا تکلمنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون کے متعلق فرما دیا۔ کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے۔ تو خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ جو صدر انجمن کے بھی ممبر تھے۔ تو وہ خاص دوستوں کے فقرہ کے مصداق ہوئے ہاں یہ سوال کہ ایسا کیوں ہوا۔ اس کا جواب بھی حضرت اقدس کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ "یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے۔ اور ایک بڑے عذاب سے ان کو ڈرایا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہوں۔ مگر ان کی حالت دنیا پرستی ہمارے اصول کے خلاف ہے۔" اب ایک طرف فقرہ خاص دوستوں کے لئے ہے کو لاؤ اور دوسری طرف۔ ان کی حالت دنیا پرستی والا فقرہ اس کے ساتھ رکھ کر دیکھو۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ ان خاص دوستوں کے حالات خدا تعالےٰ کی نظر میں کیسے تھے۔

دنیا مغالطہ کی جگہ ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ حقیقت کے انکشاف سے پہلے کسی کے قول اور عمل کی کیا کیفیت ہے۔ آیا ریاء سے ہے یا خود غرضی سے یا کورانہ تقلید اور رسمی طریق پر خالص عمل جس کی روح اللہ تعالےٰ کی رضا محض ہے۔ وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جنہیں نصیب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر لاکھوں کروڑوں یہود اور نصاریٰ ایمان لانے سے محروم رہ گئے اور ۷۲ کے قریب فرقے باوجود دعوے ایمان و اسلام کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے محروم رہے۔ پھر منافقوں کا گروہ بھی مومنوں کے اندر ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ انسان مخلص ہونے کے بعد بھی روحانی اور ایمانی کمزوریوں کے باعث گرتا گرتا کبھی منافق اور کبھی کافر بن جاتا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم اور چراغدین جمونی اور میر عباس علی لدھیانوی جس کی نسبت الہام اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء بھی حضرت مسیح موعود کو ہوا تھا۔ مخلص کہلانے کے بعد گرتے گرتے یہاں تک پہنچے۔ کہ آخر حضرت مسیح موعودؑ کے جانی دشمن ہو گئے۔ جیسا کہ کاتب وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بدظن ہو کر مرتد ہو گیا۔ اور ایک شخص بیعت کرنے کے بعد بیمار ہو جانے پر بیعت کو منحوس سمجھ کر مرتد ہو گیا۔ اور اسی طرح بعض منافق اور کافر نفاق اور کفر کی ظلمت سے نکلکر ایمان اور اخلاص کی روشنی میں بھی آ جاتے ہیں۔ جیسے ابوسفیان۔ خالد۔ عکرمہ باوجود ایک لمبی مدت تک کفر میں رہنے کے آخر ایمان لا کر کفر کی تاریکی سے نجات پا گئے۔ اور قبیلہ اوس اور خزرج کے لوگ فشل اور بزدلی دکھانے کے بعد مضبوط ہو گئے

سارے غیر مبائعین ایک جیسے نہیں

اس میں شک نہیں۔ کہ وہ لوگ جو صدر انجمن کے ممبروں میں سے ایک مدت تک ماننے کے بعد از راہ بغاوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور آپ کی خلافت کے منکر ہو گئے یا وہ لوگ جو ان کے ہمخیال اور ان کے زیر اثر تھے۔ اور باغیانہ خیالات میں ان کی ہاں میں ہاں ملانے میں متحد تھے۔ جو ایک مدت تک خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی طرح نبوت اور خلافت کو مانتے رہے۔ اور بعد میں منکر ہو گئے۔ ایسے لوگوں کو غلطی خوردہ کہنا درست نہیں۔ بلکہ یہ لوگ دیدہ دانستہ دوسروں کو جو ناواقف اور ان کی ظاہری وجاہت اور عظمت کی وجہ سے ان پر حسن ظنی رکھتے تھے۔ مغالطہ دے کر بہکانے والے تھے۔ پس وہ لوگ جو ناواقفی کے باعث نیز ان پر حسن ظنی کی وجہ سے ان کے دام میں پھنس گئے۔ ایسے لوگ قابل رحم ہیں۔ ان کے لئے ہماری کوشش کے علاوہ یہی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالے انہیں اصل حقیقت کے سمجھنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ مضمون بھی درحقیقت ایسے ہی فریب خوردہ لوگوں کو مغالطہ سے نکالنے کی خاطر تجویز کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو اس طرز کے تھے۔ اور غیر مبائعین میں مغالطہ کی وجہ سے شامل ہو گئے تھے۔ جب حق ان پر کھلا تو خدا کے فضل سے وہ جھٹ ان سے الگ ہو کر خلافت حقہ سے وابستہ ہو گئے۔ اور یہ سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ کہ سعید روحیں مجوبانہ حالات سے نکل کر حق کی طرف رجوع کر رہی ہیں *

ایک زبردست معیار حقیقت

مبائعین اور غیر مبائعین کی حقیقت پرکھنے کے لئے طالبان حق کے لئے آسان اور بالکل آسان صورت بھی ہے۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبشر الہامات کا مصداق ہونا۔ بہشتی مقبرہ جو صرف خدا کے برگزیدوں اور یقیناً بہشتی قرار یافتہ بزرگوں کی خوابگاہ ہے۔ اس میں صرف خلیفۃ المسیح الثانی کے مبائعین اور ہم اعتقادوں کا دفن کیا جانا۔ یہ وہ زبردست معیار حقیقت ہے کہ جسے کچھ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی وحی اور رسالہ الوصیت کی تحریر پر ایمان ہو۔ اس کے لئے اس حقیقت کا سمجھنا ذرا بھی مشکل نہیں۔ کیا یہ عجیب اور حیرت انگیز بات نہیں۔ اور کیا کسی نے آدم سے لے کر آج تک اس کی کوئی نظیر پائی ہے۔ کہ کوئی نبی اور ولی یا امام وقت خدا کا پیارا اور برگزیدہ ہو۔ اس کی بیوی اور بچے مبشر الہامات اور وحی کے مطابق پائے گئے ہوں۔ اور پھر وہ اس بزرگ کی وفات کے بعد بلا استثناء احدے سب کے سب گمراہ ہو گئے ہوں۔ مگر ان کی مخالفت پر کھڑے ہونے والے سب کے سب ہدایت یافتہ ہوں۔ پاک فطرت لوگوں کے لئے تو حق سمجھنے کے لئے چند فقرے ہی کافی ہو سکتے ہیں۔ اور معاندین کے لئے تو ہزار دفتر حکمت کے بھی سودمند نہیں ہو سکتے۔ غیر مبائعین کی موجودہ حالت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ منظوم کلام خود قبل از وقت ایک پیشگوئی تھی۔ جو بلفظہ پوری ہوئی۔

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دیے دل سے وہ سارے صحبت دیریں کے رنگ
پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار
جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام
آہ کیا یہ دل میں گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

اختلافات سلسلہ عالیہ احمدیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ان اختلافات مذمومہ کے ظہور کا باعث ارشاد وما اختلفوا الا من بعد ما جاءھم العلم بغیًا بینھم کے رو سے بغیًا بینھم یعنی بغاوت ہی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے امور سے ظاہر ہے۔ *

عـلـ۔ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اور علوم صحیحہ کا منبع اور عالم الغیب والشہادۃ ہے اس نے قبل از وقت اپنے علم کا اظہار اس طرح بھی کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے موعود خلیفے جو آیت لیستخلفنھم فی الارض کے وعدہ کے مطابق خلافت حقہ راشدہ کے منصب عالی پر فائز ہوں گے۔ بعض لوگ ان کے مقابلہ کے لئے اٹھیں گے۔ اور فاسقانہ طریق پر ان کے ساتھ بغاوت سے پیش آئیں گے۔ جیسا کہ ارشاد من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون سے ظاہر ہے۔ پس ایسے لوگ جو خلفاء سے بوجہ بغاوت اور سرکشی اسلامی جماعت میں اختلاف پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اختلاف کو ان کے فسق اور بغاوت کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ نہ کسی صداقت اور حقیقت کا جیسا کہ خوارج اور روافض کا خلفاء اربعہ کے خلاف اسلامی جماعت کے ساتھ اختلافی صورت پیدا کرنا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے خلاف غیر مبائعین کا اختلاف کی صورت اختیار کرنا۔ پھر خلفاء کا وجود خدا کی طرف سے اور اپنی روحانی کیفیت کے راز سربستہ کے لحاظ سے ایسا مخفی ہوتا ہے اور اپنے ظاہر کے لحاظ سے ایسا معمولی اور حقیر سا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سے فرشتہ سیرت لوگ بھی ان کے متعلق مغالطہ کھا جاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت آدم جو اپنی روحانیت کے لحاظ سے حاملان عرش سے بھی بلند شان رکھتے تھے۔ اور ظاہریت کے لحاظ سے صرف خاکی پتلے تھے۔ ان کے متعلق فرشتہ سیرت کیا۔ خود فرشتے بھی غلط فہمی میں پڑ گئے۔

(عـلـ۲) ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کے ارشاد میں خلفاء کے متعلق اللہ تعالے نے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ اس دین کو جو خلفاء کا ہو گا اور جسے وہ پیش کریں گے۔ تمکین اور طاقت عطا کرے گا۔ اور تمام ادیان میں خدا کے نزدیک وہی دین پسندیدہ ہو گا جو خلفاء کے عقائد اور اعمال کی صورت میں پیش ہو گا۔ دینھم میں دین کی نسبت خلفاء کی طرف کرنا باغی اور شریر لوگوں کی مغالطہ دہی سے عوام کو بچانے کی غرض سے ہے۔ کیونکہ باغی لوگ خلفاء پر عجیب عجیب طرح کے غلط الزام اور بہتان لگا کر سادہ طبع لوگوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی قال اللہ کبھی قال الرسول اور کبھی دین اسلام کی تعلیم سے دھوکا دیتے ہیں۔ جس کے ذب اور دفعیہ کے لئے اللہ تعالے نے دین اللہ اور دین الرسول اور دین الاسلام فرمانے کے دینھم کہہ کر خلفاء کی طرف فرمائی۔ کہ اللہ رسول اور اسلام کا مقرر کردہ دین وہی ہے۔ جو خلفاء کا دین ہے۔ جو شخص اس صداقت اور حقیقت کے بعد بھی خلفاء کی مخالفت کرے۔ تو ایسے لوگ من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کے وعید کے مصداق ہونگے۔ اس سے بھی ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء دین حق پر اور ان کے مخالف خوارج روافض اور غیر مبائعین اسی الٰہی وعید کے نیچے ہیں۔

(عـلـ۳) تمکین کا وعدہ اور اس کے ظہور سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء خدا تعالے کے مؤید اور مظفر و منصور ہونے سے حق پر ہوتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کی مساعی جمیلہ اور ان پر الٰہی برکات کا نزول جس سے دن دونی رات چوگنی ترقی نصیب ہوئی۔ اور ظالم دشمن اور منافق طبع لوگ ان کے پرجلال اور پر رعب جلوہ منصب خلافت اور قوت قدسیہ سے سہمے ہوئے اور ذلیل و خوار پائے گئے۔ یہ وہ بات ہے جو ارشاد ولیمکنن لھم کی خدا تعالیٰ کی طرف سے فعلی تفسیر ہے۔

(عـلـ۴) ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کے ارشاد

میں جہاں اس بات کا وعدہ ہے کہ خلفاء کے پیش آمدہ خوف کو امن سے بدل دیا جائیگا۔ وہاں باغیوں اور دوسرے مذاہب کے مخالفوں اور دشمنوں کی طرف سے خوف اور خطرہ کے پیدا ہونے کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ اس لئے کہ امن کا وعدہ جو ازالہ خوف کے لئے ہے وہ خود خوف کو مستلزم ہے۔ اور خوف کی وہ خوفناک صورتیں آنحضرت کی بعثت اول اور بعثت ثانی کے خلفاء کو پیش آئیں۔ وہ ایسی خطرناک تھیں۔ کہ اگر خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان خوفناک حالات کو امن سے تبدیل نہ کر دیا۔ تو صرف انسانی طاقتوں اور کوششوں سے ان کا تبدیل ہونا محالات اور ناممکنات سے تھا۔ پس خدا تعالےٰ کے اس تبدیل خوف بہ امن کے وعدہ کے ظہور سے بھی خلفاء کا مع اپنے متبعین کے حق پر ہونا ثابت ہوتا ہے اور باغیوں کا باطل اور غلطی پر

سلسلہ احمدیہ کے اصولی مسائل

احمدیت کے وہ مسائل جن کے متعلق غیر مبایعین نے ایک مدت تک ایمان لانے کے بعد اختلاف کیا حسب ذیل ہیں۔

۱ مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام۔ (۲) مسئلہ ختم نبوت (۳) مسئلہ کفر و اسلام (۴) مسئلہ بشارت احمدؐ رسول (۵) مسئلہ خلافت مسیح موعود علیہ السلام یعنی خلافت احمدیہ (۶) مسئلہ مصلح موعود (۷) مسئلہ ولادت مسیح اسرائیلی

اختلاف کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

۱۔ اگر کسی الٰہی سلسلہ اور کسی نبی رسول کی جماعت میں اختلاف پیدا ہونا اس سلسلہ کی صداقت کے منافی ہو سکتا ہے۔ پھر تو کوئی نبی رسول بھی صادق نہیں ٹھیر سکتا۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سب نبیوں کے سردار ہیں اور سب جہان کے لئے رحمت ان کی امت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی پیشگوئی ہے کہ وہ تہتر فرقوں پر بٹ جائے گی۔ تو کیا معترض صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے اس بہت بڑے تفرقہ کی وجہ سے صادق تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے۔

۲۔ اگر اس کے متعلق یہ عذر ہو۔ کہ امت کا تفرقہ جو فرقہ ہائے امت کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ تفرقہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہونے سے آپ کی صداقت کا نشان ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ظاہر ہوا ہے۔ کیونکہ آپ نے الہام "خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے۔" کے الفاظ میں جماعت کے دو فریق ہونے کی نسبت پیشگوئی فرمائی تھی۔

۳۔ آیت۔ افائن مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم ومن ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین۔ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک رسول کی وفات کے بعد جماعت کے دو فریق ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ جو من ینقلب علیٰ عقبیہ کا مصداق ہو کر خدا کے رسول کی پیش کردہ تعلیم اور عقائد کے خلاف ارتداد کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ دوسرے وہ جو سیجزی اللہ الشاکرین کا مصداق بننے سے خدا کے رسول کی قبول کردہ تعلیم اور عقائد کی قدر کرنے والا ہوتا ہے۔ پس اس آیت کے رو سے غیر مبایعین من ینقلب کے مصداق ہیں۔ اور مبایعین الشاکرین کے مصداق۔

غیر مبایعین اور مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ

ان لوگوں کا پہلا عقیدہ یہ تھا۔ مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب لاہور۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور۔ میرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور۔ خان صاحب مولوی غلام حسن خان صاحب پشاور ممبران صدر انجمن احمدیہ جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح لاہور کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔" (اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء) (دوبارہ اعلان) "ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت میرزا احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالےٰ چھوڑ نہیں سکتے۔" (اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

غیر مبایعین کے بڑے لیڈر مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب مولوی غلام حسن خانصاحب ہیں۔ ان کا انفرادی حیثیت کے لحاظ سے اظہار دربارہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب ذیل ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ریویو جلد ۵ ۳ ص ۱۲۲ میں لکھتے ہیں: "آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جس شخص (حضرت مرزا صاحب) کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے "مامور و نبی" کر کے بھیجا۔"

ریویو اردو جلد ۶ ۲ میں حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت لکھتے ہیں "موعود نبی"

جلد ۶ نمبر ۳ میں لکھتے ہیں۔ "فارسی الاصل نبی"

جلد ۶ نمبر ۳ میں لکھتے ہیں۔ "پیغمبر آخر الزمان"

خواجہ کمال الدین صاحب اپنے مضمون اخبار الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لکھتے ہیں۔ "نبی الھند"

پھر آپ اخبار بدر ۹ جنوری ۱۹۱۳ء میں حضرت احمد قادیانی کی نسبت لکھتے ہیں۔ "کل دنیا کی فتح "احمد مرسل" کے نام لیوؤں کے ہاتھ پر ہے"

بدر ۹ جنوری ۱۹۱۳ء میں حضرت مسیح موعود کی نسبت لکھتے ہیں: "احمد نبی"

مولوی غلام حسن خان صاحب کا مضمون اخبار بدر ۳ جلد ۷ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں آیت۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم الخ سے استدلال پیش کیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا نبی اور رسول ہونا اس آیت کے مطابق ہے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلعم کے بعد رسول آسکتے ہیں

اب غیر مبایعین کا عقیدہ یہ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب جو غیر مبایعین کے امیر بھی ہیں۔ ان کی موجودہ عقیدہ کے لحاظ سے جو تحریر شائع ہو چکی ہے وہ حسب ذیل ہے۔ "نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں نہیں کھلا یعنی آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔" "ان دو حدیثوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اول آنحضرت سے نہایت قرب کی نسبت رکھنے والا بھی نبی نہیں ہو سکتا۔" اور دوم جو شخص اس امت سے دعوےٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے۔ سوم نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ص ۱۱۵)

مولوی محمد علی کی تبدیلی عقیدہ میں ایک عجیب لطیفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ابتدائی دعوے میں دعوے نبوت سے انکار کرتے تھے اور بعد میں اقرار مولوی محمد علی اپنی ابتدائی تحریروں میں حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور بعد میں انکار۔ چنانچہ ڈلہوزی میں ایک دفعہ جب حضرت خلیفہ ثانی سے بعض معزز غیر مبایعین نے صلح کے لئے کہا تو آپ نے صلح پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کی نبوت کا عقیدہ خلافت کی ایجاد ہے۔ میں مولوی صاحب کی ان تحریروں پر صلح کرنے کے لئے طیار ہوں جو میری خلافت یعنی ۱۹۱۴ء سے پہلے کی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں نبوت مسیح موعود کا اقرار ہے تو اقرار پر صلح کے لئے طیار ہوں۔ اگر انکار ہے تو انکار پر طیار ہوں۔ جب مولوی صاحب سے اس شرط کا ذکر ہوا تو مولوی صاحب دم بخود رہ گئے۔ اور صلح کی تحریک کرنے والے معزز دوست نے اس کے بعد حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کر لی۔

غیر مبایعین کی اس تبدیلی عقائد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ من ینقلب علیٰ عقبیہ کے مصداق ہیں۔ اسی طرح مسئلہ ختم نبوت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب نے ایک طرف سابقہ اعتقاد کی بنا پر یہ لکھا ہے کہ یہ سلسلہ (یعنی سلسلہ احمدیہ) سچے معنوں میں آنحضرت کو خاتم النبیینؐ مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت براہ راست آپ کے واسطے سے مل سکتی ہو۔" "آنحضرت کی ختم نبوت آپ کے کسی بروز کو آنے سے نہیں روکتی۔ البتہ آپ کے بعد شریعت کوئی نہیں آسکتی۔" (ریویو جلد ۲ ص ۱۸۶) پھر لکھتے ہیں۔ "اگر آج نبوت کے برکات کسی پاک انسان کو حاصل ہو سکتے ہیں تو وہ قرآن شریف ہی کے ذریعے سے اور آنحضرت کی وساطت سے ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ آپ خاتم النبیین یعنی انبیاء کیلئے مہر ہیں۔ اب ایسا کوئی نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلعم کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ غرض نبوت کے برکات بند نہیں ہوئے بلکہ اب بھی ویسے ہی حاصل ہو سکتے ہیں جیسے کہ پہلے حاصل ہوتے تھے مگر اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن کریم کے ذریعے کامل ہو چکی ہے اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہو سکتا ہے جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔" (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جولائی ۱۹۱۰ء ص ۲۷۱) اب ان کے بالمقابل ان کا موجودہ اعتقاد ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔ "نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں نہیں کھلا۔ الخ"

خلیفۂ اول اور خلیفۂ ثانی کی تائید میں قدرت کے پرنصرت کام

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تائید میں جو پرنصرت کام ظہور میں آئے ہیں۔ وہ عجائبات قدرت کا ایک بے نظیر کرشمہ ہیں۔ خدا تعالےٰ نے خلافت حقہ کی تائید اور مخالفان خلافت کی تردید کے ایسے سامان قبل از وقت مہیا فرما دیئے۔ کہ جن سے مخالفان خلافت پر بہت ہی زبردست طریق پر اتمام حجت ہوتی ہے۔ غیر مبائعین جو محض خلافت کو اڑانے کے لئے اور اس کی ہستی کو مٹانے کے لئے آج تک ہر طرح کی ناجائز سے ناجائز سعی کو کام میں لائے اور غلط بیانی جھوٹ دغا فریب مکر تزویر سے بھی پرہیز نہ کر سکے خدا تعالےٰ نے ان کے ہاتھوں ان کی شرارت اور مخالفت کی طاقت کے ہاتھ اپنی حکمت کاملہ سے پہلے ہی کاٹ ڈالے۔ اور خود انہوں نے قبل اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اور آپ کے سلسلہ کی خلافت کی مخالفت کے لئے قولاً یا فعلاً کسی طرح جنبش کرتے۔ نبوت مسیح موعود اور خلافت کی تصدیق کا عرصہ دراز تک تحریروں اور تقریروں کے ذریعے اظہار کیا جس سے ان کے ارتداد پر مہر اور ان کے فتنہ و فساد پر بخوبی دلالت پائی جاتی ہے۔ اور وہ حجت ملزمہ قاہرہ کے نیچے نہایت ہی صفائی کے ساتھ ملزم ثابت ہوتے ہیں۔

چنانچہ مولوی محمد علی صاحب مبائعین کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا نبی اور رسول اور بشارت احمد کا مصداق اور خلافت سلسلہ کو خلافت حقہ اور خلفاء سلسلہ کو بالقوہ اور بالفعل برحق اور مسیح موعود علیہ السلام کو نبی رسول ماننے کے ساتھ غیر احمدیوں کو کافر اور حضرت مسیح اسرائیلی کے تولد کو بلا باپ مانتے رہے۔ اور یہ وہ بات تھی۔ جو خدا کی حکمت کاملہ نے خلفاء راشدین کی خلافت حقہ کی تائید اور صداقت کے لئے قبل از وقت ایک سامان بطور حجت ملزمہ مہیا کر دیا۔ جس کے بعد ان کا تبدیلی عقائد کے ساتھ باطل پر ہونا بالصراحت ثابت ہے۔

غیر مبائعین کی ابتدائی وجہ مخالفت

الغرض بعد میں بوجہ بغاوت جو کبر و رعونت یا نفسانی اغراض کے جذبہ سے پیدا ہو گئی۔ اس کی بناء پر یہ مسئلہ پیدا کر دیا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ مسیح موعودؑ کی جانشین ہے۔ کیونکہ صدر انجمن کو مسیح موعودؑ نے بنایا ہے۔ مگر خلیفہ کو انجمن نے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح کو انجمن کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ نہ کہ انجمن کو خلیفہ کے ماتحت۔ اور یہ غرض بالکل اسی شکل اور اسی واقعہ کے ہم معنے تھی۔ جو حضرت طالوت کے مقابلہ میں نحن احق بالملک منہ ولم یؤت سعۃً من المال کا فقرہ کہنے والوں کی تھی۔ کہ ہم طالوت کی نسبت شاہی اقتدار کے حصول کیلئے زیادہ مستحق ہیں۔ اس لئے کہ ہم مالدار ہیں۔ اور طالوت کو وہ وسعت مال جو ہمیں حاصل ہے۔ حاصل نہیں۔ لیکن خدا نے ان کے جواب میں بسطۃً فی العلم اور بسطت جسم یعنے جسم کی توانائی بلحاظ قوت شجاعت و استقلال و مقابلہ اعداء کو وسعت مال پر ترجیح دی

حضرت خلیفہ اول کی پرعظمت شان خلافت کا اثر

پھر صدر انجمن اور خلیفہ کی ماتحتی کا سوال اٹھانے پر از روئے علم صحیح اور تصرف حق جو حضرت خلیفہ اول کے بسطت فی العلم والجسم کا نتیجہ تھا۔ اہل بغاوت کو شکست اور نیچا دیکھنا پڑا۔ اور اس بغاوت کے فعل پر حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت کے بعد سراسر بے ادبی اور سخت معصیت تھی۔ اور سلسلہ حقہ اور جماعت احمدیہ کے درمیان وحدت اور اتحاد پیدا ہونے کے بعد تفرقہ اور تشتت کی صورت پیدا کرنے کا بدترین منصوبہ تھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان سرغنوں سے دوبارہ بیعت لی۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ آئندہ ایسے ناجائز فعل کا پھر کبھی ارتکاب نہ ہونے پائے۔ دوبارہ بیعت کرنے والے مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ تھے۔ یہ بیعت کیا تھی۔ سعید روحوں کے لئے تو سعادت برکت اور رحمت کا موجب ہو سکتی تھی۔ لیکن ان لوگوں نے بعد میں اپنی بغاوت سرکشی اور مخالفت کا وہ نمونہ دکھایا۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی پرجلال شان خلافت کے نیچے دب کر انہوں نے منافقانہ بزدلی کے معنوں میں کی تھی۔ نہ مخلصانہ قلب اور تائبانہ تندم سے۔

پھر اس کے بعد شب و روز کی ریشہ دوانیوں کا سلسلہ مخفی طریقوں اور پوشیدہ چالوں سے جاری کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں خاص سرغنوں کے ایماء اور مشورہ سے اظہار حق نام رسالہ دو نمبروں میں شائع کیا گیا۔ جن کا خلاصہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور اہل بیت پر اسی قسم کے اعتراضات اور جھوٹے الزامات اور ہجو اس تھی۔ جیسا کہ خوارج اور روافض اصحاب ثلاثہ اور اہل بیت کی نسبت کیا کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے حضرت خلیفۂ اول رضؓ نے اپنی شش سالہ مدت خلافت میں اپنی مساعی جمیلہ اور قوت قدسیہ اور دعوات خاصہ اور توجہات کاملہ کے ذریعے اس شرارت کو جو خلافت کو مٹانے اور خلیفہ اول کو معزول کرنے کے واسطے شب و روز تگ و دو میں رہی ذلت اور ناکامی کے گڑھے میں گرا پھینکا۔ اور مخالفین خلافت کی متواتر کوششوں کے باوجود جماعت میں یہ احساس پیدا کر دیا۔ کہ جماعت کے اتحاد اور اجتماع کے لئے ہمیشہ ایک امام واجب الاطاعت کی ضرورت ہے۔ جس کے سوا جماعت کا شیرازہ قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اپنے دور خلافت میں جماعت کو علاوہ انتظام جماعت قائم رکھنے کے یہ سبق بخوبی ذہن نشین کرایا۔ کہ خلیفے خدا تعالےٰ بناتا ہے۔ اور مجھے بھی خلیفۃ المسیح خدا نے ہی بنایا ہے۔ نہ کسی انجمن نے۔ اور آئندہ بھی خلیفے خدا ہی بنائے گا۔ بات تو یہی صحیح تھی۔ اور مومنانہ قلب کے لئے بالکل حق اور قابل تسلیم تھی لیکن مخالفان خلافت نے اپنے عمل سے اس کی ہمیشہ ہی تکذیب کی ❊ (باقی)

دار الانوار کمیٹی کا ایک نہایت ضروری اعلان

چونکہ مالکان اراضی سے دار الانوار کمیٹی کا معاہدہ ہے۔ کہ ان کو تین سال کے اندر اندر تمام روپے ادا کر کے زمین کا قبضہ حاصل کر لیا جائے گا۔ اور اب تین سال کے پورے ہونے میں صرف ایک سال باقی ہے۔ اس لئے اس سال میں تمام روپیہ ادا کر کے مالکان سے اراضی پر قبضہ لے لینا ضروری ہے۔ پس اس معاہدہ کے مطابق مالکان اراضی کو روپیہ ادا کرتے ہوئے ان سے زمین کا قبضہ حاصل کیا جا رہا ہے اور یہ قرعہ اندازی کے ذریعہ روپیہ کی تقسیم حصہ داروں پر بعد حصول قبضہ اراضی کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس تسلسل میں حصہ داران دار الانوار سے مندرجہ ذیل امور عرض کرنا ضروری ہیں۔

(۱) دار الانوار کے حصہ دار احباب اپنی ماہوار قسط ہر ماہ کی ۱۲ تاریخ تک روپیہ مطابق قواعد دفتر محاسب میں جمع فرما دیا کریں۔ تا جہاں زمین کا قبضہ حاصل کرنے میں سہولت ہو۔ وہاں ان پر ۱۲ تاریخ کے بعد ہرجانہ ار فی یوم فی حصہ نہ پڑے

(۲) جن احباب کرام کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ وہ اپنی بقایا رقم ادا فرما کر زمین کا قبضہ لینے میں ممد ہوں۔

(۳) جن احباب نے اپنے حصہ کے پچاس فیصدی سے زائد زمین لی ہے۔ وہ مطابق قواعد اپنی زائد رقم اگرچہ ان پر اس رقم کا ادا کرنا یکم فروری ۳۵ء تک ضروری ہے۔ تاہم اگر وہ ان دو تین ماہ کے اندر داخل فرمانے کا انتظام کر دیں۔ تو ان کی خاص نوازش ہو گی۔ اور زمین کا قبضہ جلد سے جلد لینے میں مزید آسانی۔ دفتر دار الانوار کمیٹی سے بقایا داران اور زائد رقم ادا کرنے والے احباب کی خدمت میں بذریعہ خطوط بھی عرض کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی دوست کو خط نہ ملے۔ تو اس اعلان کو پڑھ کر روپیہ جلد تر بھیجنے کا انتظام فرمائیں ❊

(۴) فروری ۳۴ء میں قسط بجائے ۲۵ روپیہ کے ۲۹ روپیہ آنی چاہیئے کیونکہ اس ماہ میں ۴ روپے زائد مشترکہ اغراض کے بھی ادا کرنے ہیں ❊

(خاکسار برکت علی سکرٹری دار الانوار کمیٹی)

ایک نہایت قیمتی رسالہ

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ اگرچہ اپنے علمی فیوض سے بذریعہ تحریر جماعت کو کم مستفیض کرتے ہیں لیکن جب کچھ شائع کرتے ہیں۔ تو نہایت ہی جامع اور مفید صورت میں شائع کرتے ہیں۔ حال ہی آپ نے "درود شریف" کے نام سے درسی کتب کے سائز پر ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں درود سے متعلق ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام احادیث نبوی۔ ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح اول و حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور بعض اور معلومات عمدہ ترتیب کے ساتھ جمع کر دی گئی ہیں۔ ہر احمدی کو ان معلومات سے فائدہ اٹھانا چاہیئے جو روحانی

حکومت کشمیر کی ملازمتیں اور مسلمان

جناب شیخ محمد عبد اللہ کا بیان

شیخ محمد عبد اللہ صاحب صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی طرف سے مندرجہ ذیل بیان ہمارے پاس برائے اشاعت پہنچا ہے۔

ہز ہائی نس کی حکومت جموں و کشمیر کی طرف سے ۲۱ دسمبر ۱۹۳۳ء کے گزٹ میں ملازمتوں کی بھرتی کے متعلق اور بالخصوص مسلمانوں کی نمایندگی کے متعلق جو کچھ بیان دیا گیا ہے وہ مسلمانوں کے جائز مطالبات کے مقابلہ میں حد درجہ ناکافی ہے۔ بھرتی کے گوشوارہ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ حکومت حد سے بڑھے ہوئے فرقہ وار عدم تناسب کو دور کرنے میں قطعاً ناکام رہی ہے۔ سرکاری کمیونک کے نقائص کو بصورت ذیل واضح کیا جا سکتا ہے۔

(۱) مختلف اوقات کے اعداد و شمار کو آپس میں خلط ملط کر دیا گیا ہے۔

(۲) بعض محکمہ جات میں ادنیٰ درجہ کے ملازموں کو نان گزیٹڈ اور اعلیٰ سٹاف میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(۳) ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء کو مختلف اقوام کے تناسب کا نقشہ نہیں دیا گیا۔ تاکہ سال کے اختتام یعنی ۱۰ اپریل ۱۹۳۳ء تک جائزہ لیا جا سکے۔

(۴) اس عرصہ میں مختلف اقوام کی فیصدی بھرتی کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

(۵) اس تبصرہ میں تمام عارضی یا انصرامی اسامیوں کی تخصیص نہیں کی گئی۔

(۶) مسلمانوں کی بھرتی پر دوسرے فرقوں سے بالکل جداگانہ طور پر بحث کی گئی ہے۔

اس تبصرہ میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی اسامیوں کا اسی عرصہ کی غیر مسلم اسامیوں کے ساتھ موازنہ نہ کیا جائے۔ ملازمتوں میں عدم تناسب کی صورت بالکل وہی ہے۔ جو پہلے تھی۔ اور جب تک مناسب تدابیر اختیار نہ کی جائیں گی۔ اسلامی نمایندگی کا پورا ہونا محال ہے۔

تازہ ترین سول اور فوجی فہرستوں کے مطابق مسلم اور غیر مسلم گزیٹڈ اسامیوں کے اعداد و شمار درج ذیل ہیں:۔

محکمہ جات	مسلم	غیر مسلم
سول	۶۵	۳۰۷
پرسنل سٹاف	۱	۱۸
فوجی	۸۲	۲۰۲
مجموعہ	۱۴۸	۵۲۷

اور جہاں تک تنخواہ کا تعلق ہے مسلمانوں کو ۲۷۰۰۳ روپے ملتے ہیں اور غیر مسلم ۱۸۹۲۸۰ روپے ماہوار پاتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کسی تبصرہ کے محتاج نہیں جہاں تک نان گزیٹڈ اور ادنیٰ سٹاف کا تعلق ہے مسلمانوں کی حالت اس سے خراب تر ہے۔ اور حکومت کی طرف سے جو گوشوارہ حال ہی میں شائع ہوا ہے وہ بھی اس کا صحیح ترجمان نہیں۔

چونکہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی بے انتہا قلت تھی۔ لہذا یہ جائز توقع کی جاتی تھی۔ کہ آیندہ فرقہ وار عدم تناسب کو دور کرنے کے لئے جدید اسامیوں پر اگر محض مسلمانوں کو ہی نہیں۔ تو کم از کم انہیں ہی بہ تعداد کثیر مقرر کیا جائیگا۔ لیکن اس معاملہ میں بھی حد درجہ مایوسی ہوئی ہے۔

(الف) محکمہ جات کے افسران اعلیٰ میں تدریجاً نصف درجن سے زائد اسامیاں خالی ہوئیں لیکن قابل مسلمان ہونے کے باوجود ان اسامیوں میں سے ایک اسامی بھی کسی مسلمان کو نہیں دی گئی۔

(ب) اور جہاں تک گزیٹڈ اسامیوں کا تعلق ہے حکومت کے شائع شدہ نقشہ جات کے مطابق صرف پندرہ مسلمان (براہ راست اور بذریعہ ترقی) بھرتی کئے گئے۔ حالانکہ ان کے مقابلہ میں پچیس غیر مسلموں کو لیا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جدید اسامیوں میں سے مسلمانوں کو صرف ایک تہائی حصہ ملا ہے۔ اگر گزیٹڈ اسامیوں میں مسلمانوں کو پچاس فیصدی (گلینسی رپورٹ کی اشاعت سے قبل ہز ہائی نس کے احکام کے ماتحت) حصہ نہ دیا گیا۔ تو مسلمانوں کا تناسب کیونکر پورا ہو سکیگا۔ ان حالات میں مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ انہیں آبادی کے مطابق نمایندگی دی جائے۔ قطعاً بے نتیجہ رہے گا۔

(ج) نان گزیٹڈ جدید اسامیوں میں بھی مسلمان ایک سو تریپن لئے گئے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں غیر مسلموں کی بے پناہ اکثریت کے باوجود ۱۸۸ غیر مسلم مقرر کئے گئے ہیں۔

(د) ادنیٰ درجہ کی اسامیوں کو پُر کرنے میں بالعموم کسی بڑے تعلیمی معیار کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ پھر ان اسامیوں کے پُر کرنے میں بھی یہ تناسب حیرت انگیز نظر آئیگا کہ ۱۸۲ مسلمانوں کے مقابلہ میں ۱۶۳ غیر مسلم لئے گئے

یہ اعداد و شمار کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ اور ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حکومت ایک قوم کی اکثریت کو توڑنا نہیں چاہتی۔ حکومت کے تمام کاروبار میں انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر آئندہ چند سالوں تک مسلمانوں کے تناسب کو پچاس فیصدی تک لانے کے لئے بعض اسامیوں کو مخصوص کر دیا جاتا۔ تو حالات تسلی بخش صورت اختیار کر سکتے تھے۔ اس کے بعد تمام قومیں اپنی آبادی کے تناسب سے حصہ لے سکتی تھیں۔ حکومت اس بات کے لئے قانوناً پابند نہیں ہے۔ کہ تخفیف شدہ افسران کو دوبارہ بحال کرے۔ اور بالخصوص ان لوگوں کو جو پنشنر ہوں۔ یا معاوضہ کے حقدار ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی صحیح نہیں کہ جدید اسامیاں یا ان میں سے اکثر تخفیف شدہ افسروں کو دی گئی ہیں۔

مندرجہ ذیل محکمہ جات کے اعداد و شمار سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ جدید اسامیوں کے پُر کرنے میں مسلمانوں کے ساتھ کس قدر بدسلوکی کی گئی ہے۔ اس لئے کہ ان محکموں میں ہندوؤں کی پہلے ہی بے انتہا اکثریت تھی (نوٹ) یہ اعداد و شمار مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔

محکمہ	نان گزیٹڈ: مسلم	نان گزیٹڈ: غیر مسلم	ادنیٰ ملازمتیں: مسلم	ادنیٰ ملازمتیں: غیر مسلم
(۱) کے۔ ڈی فوڈ کنٹرول	۲	۵	۱	۲
(۲) محاصل اور آبکاری	۳	۷	۱	۲
(۳) خزانہ کے دفاتر	×	۱	×	۱
(۴) صوبہ کشمیر کے دفاتر خزانہ	×	۵		
(۵) صوبہ جموں کے دفاتر خزانہ	×	۷		
(۶) بلدیہ جموں	×	۳		
گزیٹڈ				
(۷) پی۔ ڈبلیو۔ ڈی	×	۲		
نان گزیٹڈ				
(۸) میڈیکل	۱۳	۳	۱۱	۱۴
(۹) فوجی میڈیکل	×	۶		
(۱۰) فوجی افسر	۲	۵		
(۱۱) پرتاپ پریس	×	۱		

حکومت کے نقشہ جات میں افواج کے متعلق اعداد و شمار نہیں دئے گئے۔ وہاں بھی مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے۔ جب تک ان کا فرقہ وار تناسب درست نہ ہو۔ وہاں بھی ان کے ساتھ بہتر سلوک کی ضرورت ہے۔ تمام سرکاری اعلانات میں اس اہم موضوع کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بائیس لفٹنٹوں اور سب لفٹنٹوں میں سے صرف پانچ اسامیاں مسلمانوں کیلئے مخصوص کی گئی ہیں۔ گلینسی رپورٹ کی اشاعت کے ایک سال کے خاتمہ پر نقشہ جات کے مطابق مسلمانوں کو تمام اسامیاں گزیٹڈ، نان گزیٹڈ اور ادنیٰ سٹاف بائیس ہزار تین سو تہتر کے مجموعہ میں صرف ۵۷۹۹ ملی ہیں ان اعداد و شمار میں فوجی طاقت شامل نہیں۔ بعض اہم محکمہ جات کا فرقہ وار تناسب ملاحظہ ہو۔

محکمہ	مسلم: گزیٹڈ	مسلم: نان گزیٹڈ	مسلم: ادنیٰ سٹاف	کل اسامیاں: گزیٹڈ	کل اسامیاں: نان گزیٹڈ	کل اسامیاں: ادنیٰ سٹاف
جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ	۱۰	۴۱	۵۴	۳۶	۲۳۰	۲۵۸
ٹیلی گراف اور ٹیلی فون	×	۳۸	۳	۱۳		۹۸
پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	۱	۲۹	۲۳	۱۶	۳۵۸	۱۶۰
میڈیکل	۵	۴۸۵۷	۵	۸۶	۲۰۰۰	۲۷۸

(نوٹ) یہاں اعداد و شمار صحیح طور پر پڑھے نہیں گئے۔

محکمہ	مسلم: گزیٹڈ	مسلم: نان گزیٹڈ	مسلم: ادنیٰ سٹاف	کل اسامیاں: گزیٹڈ	کل اسامیاں: نان گزیٹڈ	کل اسامیاں: ادنیٰ سٹاف
محکمہ تعلیم اور لڑکوں کے مدارس	۶	۶۸۶	۸۱	۸۷	۲۰۰۰	۲۷۰
بلدیہ سری نگر	۱	۲۰	۸۳	۳	۶۹	۱۵۸
محاصل اور آبکاری	×	۲۴	۹۵	۳	۲۹۲	۳۸۹
رنبیر گورنمنٹ پریس	×	۱۸	۳	۱	۱۰۷	۵۰
محکمہ جنگلات	۵	۶۷	۴۸۵	۳۵	۴۵۶	۱۳۷۶
محکمہ پولیس	۲	۱۴۷	۱۰۷۷	۱۷	۵۶۴	۲۳۴۷

مسلمان اگرچہ متحمل مزاج اور قانون کا پابند ہے لیکن ملازمتوں میں وہ اس نامناسب سلوک کو برداشت نہیں کرسکتے [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مانچسٹر میں ۲۴ جنوری کو ایک عظیم الشان مظاہرہ ہوا۔ جس میں جاپانی مقابلہ کے خلاف احتجاجی قرارداد منظور کی گئی۔ اور برطانی حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ برطانیہ و جاپان کے وہ تجارتی معاہدات جن میں جاپان سے ترجیحی سلوک منظور کیا گیا ہے۔ منسوخ کر دئے جائیں ایک رکن پارلیمنٹ نے کہا۔ اگر اس باب میں کوئی قدم نہ اٹھایا گیا تو آئیندہ انتخاب میں وزارت کے ہر رکن کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

لارڈ لنڈنڈری وزیر پرواز حکومت برطانیہ ۲۵ جنوری کو ڈاک کے ہوائی جہاز میں انگلستان روانہ ہو گئے۔

شملہ ۲۴ جنوری کی اطلاع ہے کہ دو چار روز سے سخت سردی پڑ رہی ہے۔ چار چار فٹ برف بھی پڑی ہوئی ہے۔

کراچی ۲۳ جنوری کی خبر ہے۔ کہ کراچی کے قریب ٹڈیوں کے ایک زبردست دل نے دھاوا بول دیا ہے۔ اس سردی میں ٹڈیوں کا حملہ تعجب انگیز ہے۔

پٹنہ کی ۲۳ جنوری کی خبر مظہر ہے کہ دوشنبہ کی رات کو صوبہ بہار کے اکثر مقامات پر پھر زلزلہ آیا۔ مظفرپور میں زلزلہ کے زیادہ سخت جھٹکے محسوس ہوئے۔ لوگ مارے خوف کے مکانوں کے اندر نہیں جاتے۔ ہزارہا آدمی میدانوں میں خیمے لگا کر رات کو سوتے ہیں۔ اس قدر خوف و دہشت پھیلی ہوئی ہے۔ کہ تمام کاروبار بند ہو گیا ہے۔

زلزلہ نے مظفرپور اور اس کے گرد و نواح میں جو تباہی برپا کی ہے۔ اس کی دردناک تفصیلات شائع کرتا ہوا پرتاپ ۲۷ جنوری لکھتا ہے۔ اگرچہ شہر کے گرد و نواح کے دیہات میں مظفرپور کی نسبت کم نقصان ہوا ہے۔ لیکن دو منزلہ پختہ عمارتیں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور کھیت ریت اور زمین سے نکلے ہوئے پانی سے بھرے پڑے ہیں۔ جس سے فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ جا بجا شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔ جو بعض مقامات پر نہایت خطرناک ہیں۔ جن تین اضلاع میں زلزلہ سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ ان میں ۲۰ لاکھ ایکڑ گنے کی فصل کھڑی ہے، کھانڈ کے آدھے کارخانوں کے تباہ ہو جانے کی وجہ سے اس فصل کے بکنے کی کوئی امید نہیں۔ تباہ شدہ علاقہ میں وبائی بیماریوں مثلاً ہیضہ وغیرہ کے کیس ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

چین میں زلزلہ کے متعلق شنگھائی کی ۲۵ جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ شانسی اور سوئیان کے صوبجات میں زبردست زلزلہ آیا۔ جو تین منٹ تک رہا۔ بہت سے مکانات گر گئے۔ اور بے شمار لوگ نیچے دب گئے۔ ...۴ اشخاص بے گھر ہو گئے۔ ...۳ کو مکانوں کی چھتوں اور درختوں پر سے اتارا گیا۔

زلزلہ نے لوگوں کو جس قدر خوف زدہ کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ کانپور کی ۲۴ جنوری کی اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تین بجے شام شہر میں یہ افواہ مشہور ہو گئی۔ کہ چھ بجے سے قبل شدید زلزلہ آئے گا۔ دفعتاً تمام شہر میں دکانیں بند ہو گئیں۔ اور لوگ اپنے اپنے مکانوں کو خالی کر کے سڑکوں اور کھلے میدانوں میں آ گئے۔ موٹر سوار اور سائیکل سوار بھی بدحواس ہو کر بھاگے جا رہے تھے۔ شہر کے تمام پارک آدمیوں عورتوں اور بچوں سے بھر گئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہی حالت رہی۔ بعدہٗ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور کوتوال شہر نے گشت کر کے لوگوں کو اطمینان دلایا۔ کہ یہ افواہ غلط ہے۔

کرنل سر عمر حیات خان ۲۱ جنوری کو لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے۔ اور ایک ملاقات میں آپ نے اخبارات کے قائم مقام سے کہا۔ کہ وہائٹ پیپر کی سکیم کے نفاذ میں بہت وقت صرف ہوگا۔ میری رائے میں جس قدر روپیہ ان اصلاحات کی تیاری میں صرف ہوا ہے۔ اگر ہندوستان کے لاکھوں فاقہ کشوں کا پیٹ بھرنے میں صرف ہوتا۔ تو یہ بہتر مصرف ہوتا۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری کی خبر ہے۔ کہ کل اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی مالیہ کے جلسہ میں حکومت کے ایک ترجمان نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ ڈاک خانہ کی شرح تین سال کی مدت میں تخفیف ہو کر اپنی سابقہ حالت پر آ جائے گی۔ کمیٹی نے ایک ماتحت کمیٹی کے قیام کی منظوری دی۔ جس کا مقصد یہ ہو گا۔ کہ محکمہ ڈاک کے طریق کار کی تحقیقات کرے اور اس کی از سر نو تنظیم کرے۔

نیپال کے متعلق دہلی سے ۲۶ جنوری کو برطانوی سفیر کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۱۵ جنوری کے شدید زلزلے سے دار الحکومت میں ½ مکانات مسمار ہو گئے ہیں۔ دو ہزار ۹ سو نعشیں ۲۱ جنوری تک شہر سے برآمد ہو چکی ہیں۔ اور ابھی تلاش کی جا رہی ہے۔

گورنر صاحب پنجاب کے اعزاز میں ۲۴ جنوری لاہور میں رؤسائے پنجاب کی طرف سے ایک عظیم الشان دعوت چائے دی گئی۔ جس میں صوبہ کے تمام رؤسا لاہور کے حکام اعلیٰ ہائیکورٹ کے جج اخباروں کے ایڈیٹر شریک ہوئے۔

لنڈن سے ۲۵ جنوری کی خبر ہے کہ انگلستان میں اب کے جیسا بدترین کہر گذشتہ سالہا سال کے اندر دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہر سے راستے بالکل تاریک ہو گئے۔ جس کے باعث گاڑیوں کے باہمی تصادم سے کئی اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہو چکے ہیں۔ ریلوے ٹرینوں کے تین حادثوں کی اب تک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ساتھ ہی سینکڑوں موٹر کاریں بسیں اور لاریاں سڑکوں پر شکستہ حالت میں پڑی ہیں۔ یا کھائیوں میں چھوڑ دی گئی ہیں۔

ماسکو سے ۲۵ جنوری کی خبر ہے۔ کہ سوویٹ کے فوجی افسروں کے خفیہ اجلاس کو ماسکو کے وائرلیس سٹیشن نے یہ اطلاع براڈکاسٹ کی۔ کہ مشرق بعید میں صورت حال حد درجہ نازک ہو گئی ہے۔ سوویٹ گورنمنٹ نے جوابی کارروائی کے طور پر سائبیریا میں منچوکو کے ۲۵ آدمی گرفتار کر لئے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گرفتار شدہ منچوریوں کے پاس سے ایسے متعدد کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ جاپان ماہ مارچ یا اپریل میں روس پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔

"امیر شریعت بہار" کا ایک خاص تار لکھنؤ سے ۲۴ جنوری کو شائع کیا گیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس وقت پورا صوبہ "نمونہ قیامت" بنا ہوا ہے۔ اور کم و بیش پچاس ہزار انسانوں کا اتلاف ہوا ہے۔ جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں۔ وہ مردوں سے بدتر ہیں ننگے ہیں اور بھوکوں مر رہے ہیں۔

شنگھائی ۲۵ جنوری ریوٹر کی اطلاع ہے۔ کہ زلزلہ کی وجہ سے دریا کا بند ٹوٹنے سے ہونن اور حپلی کے صوبوں میں خوفناک سیلاب آیا ہوا ہے اور بڑھ رہا ہے۔ ابھی تک ہلاک شدگان کی تعداد کا پتہ نہیں لگ سکا۔ چینیوں کی ایک اطلاع کے مطابق درجنوں دیہات بہ گئے ہیں۔ مکانوں میں محصور ہزاروں آدمی ٹھاٹھیں مارتے ہوئے پانی میں گر کر مکھیوں کی طرح ہلاک ہو گئے ہیں۔ ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ کن شانسی اور سوئیان میں جو زلزلہ آیا تھا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر کتنی اموات ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مکانات کے گرنے سے سینکڑوں اشخاص ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ اور سینکڑوں بلا کی سردی میں کھلے میدانوں میں وقت کاٹ رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۶ جنوری سرہالی ضلع امرت سر کے بابا گوردت سنگھ مالک کا ماگاٹا مارو جہاز نے وزیر ہند کے خلاف ½ ۲ لاکھ روپے کا دیوانی دعویٰ اس جائداد کی واپسی کے لئے دائر کیا تھا۔ جو ستمبر ۱۹۱۴ء میں جب کہ باباجی دیگر سکھوں کے ہمراہ کینیڈا سے واپس آئے تھے۔ اور بج بج کی بندرگاہ پر گرفتار کر لئے گئے تھے۔ ضبط کر لی گئی تھی۔ یہ دعویٰ مسٹر جسٹس بک لینڈ نے خارج کر دیا تھا۔ باباجی نے اس فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جو آج چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس کاسٹیلو نے خارج کر دی۔

بمبئی ۲۶ جنوری آل پارٹیز کانفرنس کے لئے سر چمن لال سیتلواڈ اور ان کے ساتھی اگرچہ تیاریاں کر رہے ہیں۔ لیکن دوسرے لبرل ان کے ساتھ تعاون نہیں کر رہے۔ وائٹ پیپر کے متعلق ممبران استقبالیہ کمیٹی میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ کانفرنس کے کی صدارت کے لئے سر تیج بہادر سپرو کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے صدر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ مسٹر جیاکر بھی صدر بنتے نظر نہیں آتے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی